ان اللہ تبارک وتعالیٰ وکلمۃ اللہ ھی العلیا

الحمد للہ کہ رسالہ مبارکہ وعجالہ نافعہ جسمیں طائفہ
تالفہ وہابیہ دیوبندیہ کے عقائد خبیثہ کفریہ کا قاہر رد اور منہ زوری و
زبان درازی طائفہ کا باب کاسد ہے اور مولوی **محمد علی** صاحب کانپوری سابق ناظم ندوہ
وحال صدر طائفہ بہاری سے چند گذارشیں ہیں جسکے مطالعہ سے اس فرقہ مخذولہ کی کذب بیانیوں
دروغ بافیوں مذہبی جہالتوں سفاہتوں بطالتوں اور پھر جسارتوں جراتوں ڈھٹائیوں
پر کافی روشنی پڑتی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس گروہ کے فتوے شرک سے اللہ و رسول جل و علی
و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تمام امت مرحومہ کوئی محفوظ نہیں ہے نیز وہابیوں دیوبندیوں کی آخری
چلتی چند ورقی تحریر بنام المہند کی مکاریوں اور فریبوں کو ظاہر کیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے
کہ بدمذہبی کی علت کمظرفی اور کمینگی ہے جسکو بنام تاریخی **اتمام حجت بر جند منکر
نبوت** کہے مگر از انجا کہ ہم اہلسنت و جماعت متانت پسند ہیں اور موعظۂ حسنہ ہمارا نصب العین
اور چونکہ رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ کفر بکنے کے بعد سخن سازی بیکار ہے لہذا اسکا

اتمام حجت

رکھا گیا

از تصنیف لطیف و تالیف منیف اقدس حضرت والا درجت عالم اہلسنت و
جماعت قاطع عروق شرک و ضلالت عالیجناب مولانا ابوالمحامد سید
محمد صاحب اشرفی جیلانی قبلہ محدث کچھوچھوی دام بالفیض القوی

منجانب انجمن اشرف المجالس فتحپور ضلع بھاگلپور
باہتمام جناب حاجی محمد لعل خانصاحب مدراسی

نمبر ۲۲ زکریا اسٹریٹ کلکتہ

مبسملا و حامدا و محمدا (جل و علا) و مصلیا و مسلما محمدا (صلی اللہ علیہ و سلم)

مقصود ہے گذارش احوال واقعی

ان دنوں ایک ملفوف بنام نامی و اسم گرامی اعلیحضرت عظیم البرکت عالم ربانی حضور سیدی
و سندی لیومی و غدی السید الشاہ مولانا ابو المحمود سید احمد اشرف صاحب قبلہ اشرفی جیلانی
دام بالفیض النورانی بزمانہ قیام فتحپور ضلع بھاگلپور آیا جسمیں بنام سوال ایک تحریر جہالت
تخمیر سفاہت کی تصویر عقائد حقہ اہلسنت و جماعت پر دریدہ دہنی و منہ زوری کیلئے تھی
جس کے مطالعہ سے حیرت ہوئی کہ جن یتیمان عقل و علم کو سمجھ بوجھ سے اتنا بھی واسطہ
[illegible]ات کسیکو سمجھا سکیں اور اپنے الفاظ صحیح ادا کر سکیں۔ اونمیں محاورۂ علماء
[illegible]غار کی جرأت و جسارت کیسی پیدا ہوگئی ؟ لیکن رنگ زمانہ نے اس
[illegible]شخص [illegible] نے اس فتنہ کی ہندوستان میں بنیاد رکھی اسمٰعیل
[illegible]
[illegible]ن نے اپنی کتاب تقویۃ [illegible]ۃ الایمان کی ابتدا میں ہر عامی جاہل دین سے
بے بہرہ میں امام و مجتہد کے ادعا کا مذاق [illegible] پیدا کیا ہے۔ اور وہ کتاب قرآن کریم جسے حق
سبحانہ و تعالیٰ فرمائے کہ مایعقلھا الا العٰ[illegible]لمون " اسکو علما ہی سمجھتے ہیں " اوس کا جاننا
خلاف نص قرآنی ہر عامی جاہل کیلیے بتایا ؏
نفس و شیطان کے کرشمے کسی نہیں معلوم۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ [illegible] ڈپٹی کلکٹر وں نے ترجمہ قرآن کریم

ع‌ه خدام سلسلہ کی بے انتہا عرضی گذاری سے حضرت نے ہم لوگوں پر کرم فرمایا اور چند روز سے رونق افروز
ہیں۔ شہر و مضافات میں نہایت شاندار متعدد جلسے ہو کوئی گمراہ نہ سامنے آیا نہ آئے بلکہ بعض زخم خوردہ ملا وہابیہ
نے استعفا داخل کرکے مقدمہ بازی کا پارٹ لیا ہی۔ وہ یہیں جہاں ہوئے اون میں فتنہ قائم کرکے ایک کے
مختار ہوئے اور خوب لوٹا بجائے تقویۃ الایمان اب مقدمہ کا لستہ بغل میں رہتا ہے۔ ۱۲ منہ

شروع کردیا۔ وکیلوں نے شریعت کو اپنا مبحث جدت پسندی قرار دیا۔ اڈیٹروں نے
دین کو تختۂ مشق زور قلم بنایا۔ نام نہاد سائنس دانوں نے اختراع کی طرحیں ڈالیں
غرض دہلوی جی کے بدولت مذہبی دنیا میں وہ غدر مچا کہ آج الا ماشاء اللہ ہر طبقہ
کا خواہ مخواہ کا انسان بچہ ہو یا جوان مذہب میں چوں وچرا کر نیکو امام وقت بن گیا =
جب زمانہ کی آزادی نے ان جہلاء دین و مذہب کو اتنا موقع دیا تو اسکول کے
ٹیچروں اور نام نہاد مولویوں اور حکیموں اور جدید منگڑھت خانقاہوں
کے ادعائی پیروں کو کون روک سکتا تھا۔ اکثر جگہ پریس اپنا لکھ ڈالنا دھر
گھسیٹنا طبع کردانا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ انلوگوں نے بغرض زرکشی ودنیا طلبی

بدمذہبی کی غایت زرکشی ہے

نبوت[ع] ورسالت[ع] اور کم ازکم مخدوم[ع] الملک وصاحب ولایت بننے کیلئے
سب سے بڑھ چڑھکر اسلام میں فتنہ کی بُنیاد قائم کی اور ایسے اصول قائم کئے جن پر مجموعی
حیثیت سے وہی کاربند ہو سکتا ہے جو حلقہ غلامی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے نکلکر ان ملاؤں کا امتی بنے ولعنۃ اللہ علیہ اور جو مسلمان ادن کی نہ مانے
اوسپر شرک کفر کا فتوی جڑدیا۔ اور ایک شرک فیکٹری قائم کرکے اوسکا ہیڈ آفس
دیوبند قرار دیا =

دیوبندیوں کے نزدیک ہر مسلمان مشرک

اب کیا تھا جن دشمنان دین نے نیچر کی توحید گائی تہی۔ معجزات نبوت کو مسمریزم
کھاتا۔ جن و فرشتہ سے انکار کیا تھا۔ جنت و دوزخ کو خیال محض بتایا تھا۔ یہہ
دیکھکر کہ اسلام کی بیخکنی اب بھی حاصل بھیر ملاؤں کا ساتھ خوب کام چلیگا موافق

عــه مثلاً مرزا غلام احمد قادیانی اور احمد الزماں گجراتی وغیرہ عــه مثلاً اشرفعلی تھانوی کہ جب مُریدنے پوچھا
کہ بجائے کلمہ طیبہ کے لا الٰہ الا اللہ اشرفعلی رسول اللہ اور بجائے درود شریف اللھم صل علیٰ سیدنا ومولانا
ونبینا اشرفعلی ایک دن سوتے جاگتے میں مُنہ سے نکلا تھا یہہ کیا معاملہ ہے تو جوابدیا کہ اس واقعہ میں تسلی تہی۔ کہ
جسکی طرف تم متوجہ ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے انتہی یعنی رسالت کیلئے اتنا کافی ہے کہ متبع سنت ہے اور اتنا میں ہوں
لہذا رسول کہنے میں کچہ حرج نہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ ۱۲ عــه لا یخفی علیک مصداقہ ۱۲

الکفر ملة واحدۃ کہ سب ہم زبان ہوگئے اور تیرہ سو[۱۳۰۰] برس کی اوکھڑی ہوئی کفری بنیاد دار الندوہ[عه] کو قائم کر کے مجموعی طاقت سے مسلمانوں کے دین پر حملہ کر دیا۔

کل ایک شوریدہ بارگاہِ نبی پہ رو رو کے کہہ رہا تھا

کہ سارے نجدی و دیوبندی بنائے ملت مٹا رہے ہیں

اب حضرات علمائے کرام اہلسنت وجماعت دامت برکاتہم کو جب مدافعت کی حاجت پڑی تو درۂ فاروقی و ذوالفقار حیدری کے صدقہ میں بذریعہ سیف قلم اون کے ضلالتوں کی خوب گردن زدنی فرمائی۔ چیلنج[عه] پر چیلنج دیئے اور دعوت پر دعوت دی کہ ہمت و حوصلہ ہو تو میدان میں آؤ۔ کچھ جگر ہے تو منہ دکھاؤ اور دیکھو کہ مسلمانوں کو مشرک کہنے کا یہہ نتیجہ ہے کہ اسلامی اصول سے تم نے کیسی کیسی ضلالتوں کا ارتکاب کیا ہے بحمد اللہ تعالیٰ اس حق و صداقت کے آوازہ کے سامنے کون ٹھہر سکے؟ اسمٰعیل کے زمانہ سے آجتک اس توہب نگر اور دیوبندیت شہر میں سبکو موت آگئی کتنے مر کر مٹی میں ملگئے جو ہیں انکا بھی یہی حشر رکھا ہوا ہے۔

ہندوستان کے چپہ چپہ میں بلکہ شرق سے غرب تک اونکی ضلالتوں کو ظاہر فرما کر آفتاب حقانیت کو روشن تر فرما دیا۔ اور اب کوئی امر ایسا نہ رہگیا جسکو موقوف علیہ فرض تبلیغ کہا جا سکے۔ تصانیف[عه] شریفہ و اشتہارات مبارکہ و مواعظ حسنہ کی بدولت ہر مسلمان اپنی مذہبی حقانیت سے واقف ہوگیا۔

عه کفار قریش نے جو مجلس شوری اس لیے قائم کی تہی کہ ایذا رسانی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تدابیر ایجاد کریں اوس کا نام دار الندوہ تھا اور اوس کا صدر ابلیس ملعون تھا جو شیخ نجدی کھلا تھا۔ ۱۲ منہ

عه دیکھو رسالہ مبارکہ ظفر الدین الطیب وغیرہ ۱۲

عه جس مسئلہ میں کوئی وہابی کسی مسلمان کو کچھ چھیڑے تو مسئلہ لکھکر حسب ذیل مقامات کو اطلاع دو۔ فوراً اوس مسئلہ کے متعلق ایک ایک مبسوط رسالہ چلا آئیگا۔ کلکتہ زکریا اسٹریٹ نمبر ۲۱/۲ انجمن اصلاح عقائد بانس بریلی محلہ سوداگراں مطبع اہلسنت وجماعت ۱۲

نہیں نہیں بلکہ دشمنان دین و ایمان کو بھی مجبوراً اسلام کی حقانیت کا اقرار کرنا پڑا
المھند[ع] انبیٹھوی دیکھو جن کے امام نے دھر گھسیٹا تھا کہ معاذ اللہ حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم مرکر مٹی میں ملگئے (دیکھو تقویۃ الایمان صفحہ[۵] مطبع نولکشور لکھنؤ) اون کی
امتیوں کو کہنا پڑا کہ حضور حیاۃ النبی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم - جن مرتدین نے کذب[عہ]
الٰہی بالفعل ماننے والیکو ناقابل ملامت ٹھہرایا تھا اون کے حلقہ بگوشوں کو اس سے
انکار کرنا پڑا - جن کفرہ نے علم نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو شل[سہ] علوم مجانین و بہائم مانا تھا
شیطان[للعہ] کے علم سے گھٹایا تھا اون کو توہین دربار رسالت کو کفر لکھنا پڑا وغیرہ وغیرہ -
یہہ ہے حقانیت کی روشن دلیل اور یہہ ہے غلبۂ حق کی روشن مثال کہ دنیا
نے اپنی گہری نگاہ سے بھی کبھی نہ دیکھا ہوگا -
مگر اس کو کیا کیجئے کہ اپنے جھوٹے خدا کے جھوٹے بندوں کو ایمان نصیب نہ ہوا - یہہ
نہ کہا کہ ہم توبہ کرتے ہیں - کہا تو یہہ کہا کہ ہم نے کبھی ایسا کہا نہیں - اور ظاہر کہ یہہ سفید
جھوٹ ہی - کتابیں مطبوعہ موجود ہیں - عبارتیں لکھی ہوئی ہیں - اشاعت اون کی ہو رہی
ہے - مریدونکو اوسکی تعلیم دیجاتی ہے مگر پھر بھی یہی بکنا کہ ہم نے کچھہ نہیں کہا - بدحواسی
وجنون کیساتھہ بدترین مکر و فریب ہے -
بہرحال المھند نے آفتاب سے زیادہ روشن کردیا کہ عقائد حقہ اہلسنت و جماعت کا غلبہ
اعداء دین کو تسلیم ہے - لیکن قسمت کا لکھا نہ طائفہ تالفہ وہابیہ دیوبندیہ کو توبہ نصیب نہ

[ع] اس پر مکر رسالہ میں بعض اہل عرب کی دستخط غلط نقل کردیے ہیں وہ بھی علمائے حرمین طیبین سے نہیں آفاقی
کوہی لوگونکی یہہ ان ہندیوں کو خود محسوس ہو رہا ہی جبھی رسالہ کا نام المھند رکھا ہی اپنے نزدیک حسام الحرمین جسمیں
علمائے مکہ و مدینہ نے دہابیوں پر فتوی کفر دیا ہی اوسکے مقابل المھند لکھا ہی حالانکہ کہاں حرمین کی تلوار اور کہاں اس
زمانہ کی ہندوستانی زنگ آلود چوبی بلکہ خاکی نام کی تلوار کہاں عرب کی آزاد ذوالفقار اور کہاں ہند کی کفری تلوار بس
سمجھ لو کہ حسام الحرمین کی چوٹ سے سارے وہابی ایسے زخمی ہو گویا مرکر مٹی میں ملگئے ۱۲ [عہ] دیکھو فتوی رشید احمد گنگوہی مطبع بھی
جسکے اصل کا فوٹو اکثر علمائے اہلسنت کے پاس موجود ہے ۱۲ [سہ] دیکھو حفظ الایمان اشرفعلی تھانوی ۱۲ [للعہ] دیکھو براہین قاطعہ
[illegible] ۱۲

کا بیان
بحمایت حق
غلبۂ حق کی روشن مثال
دیوبندیوں کو توبہ نصیب نہ ہوگی

کفر سے چھٹکارا - جھوٹ کیساتھ مکاری و فریب ہے چارا -
کون نہیں جانتا کہ اگر ثبوت کامل سرقہ کا گذر ہو چکا ہو تو زید سارق کا اوس سے انکار کرنا اور آیات قرآنیہ سے مذمت سرقہ و سزاے سارق بیان کرنا نہ اوس جرم سے اوسکو بری کرتا ہے نہ اس سے سزا معاف ہوتی ہے بلکہ توبہ نکرے تو حد شرعی کے سوا عذاب قیامت کا مستحق ہے اس عام فہم اور روشن مثال سے ظاہر ہو گیا کہ **المہند مجموعہ تکذیبات** ہے جسکو موافق "برعکس نہند نام زنگی کافور" بنام تصدیقات مشہور کر دیا ہے - کوئی انبیٹھوی جی و تھانوی جی اور جمیع مصدقین تکذیبات محررین الواح جلوعل[۵] تحریرات سے پوچھے کہ تم تو **تقلید شخصی** کی مخالفت کو کیا کچھ برا کہتے ہو - اور اپنے **جمیع مشائخ** کو مقلد بتاتے ہو اور تمھیں اتنی خبر نہیں کہ تمھارا **امام دہلوی تنویر العینین** میں لکھتا ہے لیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولة عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصریحة الدالة علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبة من الشرک **ترجمہ** میں کیسی جانوں کہ ایک شخص کی تقلید کیلئے رہنا کیونکر **حلال** ہوگا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر صریح حدیثیں پا سکے اسپر بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اُسمیں **شرک** کا میل ہے -
مقلدین ائمہ کرام کے بارہ میں لکھتا ہے والعجب من القوم لا یخافون من مثل ھذا الاتباع بل یخیفون تارکہ فما احق ھذہ الآیة فی جوابھم وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ **ترجمہ** اور تعجب ہے کہ لوگ خود تو اس تقلید سے ڈرتے نہیں بلکہ اوسکے چھوڑنے والے کو ڈراتے ہیں تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت اونکے جواب میں کہ میں کیونکر ڈروں اوس سے جسے تم نے اللہ کا شریک بنایا حالانکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اورونکو اللہ

۵ تلمیح برنگ سجع ۱۲

کا شریک بنایا۔ اب بولو کہ المہند میں تو اتنا تم خود لکھ گئے کہ غیر مقلدین ہی کو وہابی کہتے ہیں (حالانکہ یہہ حصر غلط ہے) اب تمہارے منہ سے تمہارا امام اسمٰعیل دہلوی وہابی ہوا یا نہیں اور اُسے مانکر تم بھی وہابی ہوئے یا نہیں اور اوسکی تصانیف مثل یکروزی و صراط مستقیم و تنویر العینین و تفویۃ الایمان وہابی کی کتابیں ہیں یا نہیں؟ ان کتابوں کو مثل قرآن سمجھنے والے دستور العمل بنانیوالے تعریف کرنے والے اچھا بتانے والے جمیع اصاغر و اکابر وہابیہ دیوبندیہ وہابی ہوئے یا نہیں؟ کہو ہوئے اور ضرور ہوئے۔ پھر کوئی ان مُردہ دلوں سے یہ بھی پوچھے کہ تم تو حیاۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عقیدہ حقہ کہتے ہو۔ کیا اس کو چھپاتے ہو کہ تمہارا امام دہلوی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کرکے لکھتا ہے کہ "یعنی میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں" (تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ مطبع نولکشور) اوس کے حامی اوس کے پیرو ایمان سے بتائیں یہہ حدیث کے کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ یہہ تو اسکا افترا ہے یہاں المہند میں اس جھوٹ کو دیکھئے کہ کسی نے ہمارے مشائخ سے عقیدہ حقہ حیاۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کی۔

بولو کیا اب دہلوی کی امامت و مشیخت کہنہ ہوجانیسے ردی ہوگئی ہے یا دنیا کو فریب دینا ہے ان دیوبندیوں نے المہند میں اپنے شجرہ سے ابن عبدالوہاب کو خارج کرکے کوشش کی ہے کہ جب ہم سے اوس سے کوئی تعلق و رشتہ نہیں ہے تو ہمکو وہابی کیوں کہا جاتا ہے؟ اس مکاری سے گنگوہی جی کے اس قول پر پردہ ڈالنا ہے کہ "ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی

عہ المہند میں یہہ کہ غیر مقلدین ہی کو وہابی کہتے ہیں فتاویٰ رشیدیہ میں یہہ کہ ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں یہہ گھر ہی میں لتیا ڈاؤ اس لئے ہے کہ دروغگو را حافظہ نباشد ۱۲

عہ یہہ ابن عبدالوہاب جسکی مداحی کیجارہی ہے وہ ہی جسکو علامہ شامی حنفی نے اپنے زمانے کے باغیوں میں شمار کیا ہے اور اوس کی مذہبی بغاوت کی تفصیل کی ہے اوس کا حال معلوم کرنا ہو تو سیف الجبار حضرت سیف اللہ المسلول مولٰنا فضل رسول صاحب بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو دیکھو ۱۲

کہتے اون کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب اون کا حنبلی تھا۔ البتہ اون کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور اون کے مقتدی اچھے ہیں"۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ) دیکھو ابن عبدالوہاب کی عقائد کو عمدہ مانتا ہے پھر باوجود شدت مزاج اون کی تعریف کرتا ہے پھر حنبلی یعنی اوسکو مقلد بتاتا ہے۔ اب گنگوہی سے کہو کہ تمہارے نزدیک وہ حنبلی تھا تم ادعائی حنفی ہو۔ یہہ تو کوئی اختلاف نہیں۔ رہے عقائد تو تمہارے نزدیک اوسکے عقائد عمدہ تھے تم بھی اونہیں عقائد کے پابند ہو یا نہیں؟ اگر کہو نہیں تو اپنے مُنہ سے اپنی عقائد کے عمدہ نہ ہونیکو تسلیم کیا۔ اور اگر کہو ہاں تو تم بھی ابن عبدالوہاب کی پیروی کرنے والے ہوئے۔ اب یاد کرو اپنا فقرہ کہ "ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں" اور اقرار کرو کہ بحیثیت غیر مقلدی وبحیثیت پیروی ابن عبدالوہاب ہر طرح تم تمہارے ماننے والے تم کو اچھا جاننے والے سب وہابی ہیں۔ فرقہ دیوبندیہ طائفہ وہابیہ کی ایک شاخ[عـ۵] ہے۔

انھیں دیوبندیوں مؤلف ومصدقین تکذیبات المہند سے کوئی دریافت کرے کہ جب توہین دربار رسالت اگرچہ کنایۃ ہو تمہارے نزدیک قطعاً یقیناً جزماً حتماً کفر ہے تو مصنفین[عـ۶] حفظ الایمان وبراہین قاطعہ وتحذیر الناس کی خبر لو یا یہہ کہ یہہ

عـ۵ - اور غیر مقلدین کی جماعت بھی طائفہ وہابیہ کی ایک شاخ ہے ۱۲

عـ۶ حفظ الایمان وبراہین قاطعہ کی عبارت درج رسالہ ہے تحذیر الناس میں قاسم نانوتوی لکھتا ہے۔ "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں" اسی رسالہ میں کہتا ہے بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپکا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے' بلکہ بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا" پہلے تو اس نے حضور کی بعد کسی نبی کی ہونیکو خیال عوام بتایا اور اس عقیدۂ حقہ کو خلاف صریح قرار دیا پھر صاف طور سے آپکے بعد نبی ہونیکو جائز رکھا حالانکہ تتمہ و اشباہ وغیرہما میں ہے اذا لم یعرف ان محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من ضروریات الدین اھ یعنی اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نجانے تو مسلمان نہیں اسلئے کہ حضور کا سب سے پچھلا نبی ہونا ضروریات دین سے ہے۔ اسی نانوتوی کو بزمانہ نظامت ندوہ مولوی محمد علی خلیفہ ذی حکیم امت محمدیہ کہلتا تھا۔ یہ رسالہ دعوی نبوت کی پیشبندی تھی جسکو مرزا قادیانی نے بہاگا اسی نے وہابیں اس جماعت

لوگ مستثنیٰ ہیں شریعت گھر کی ہے من کنم انچہ خواستم تو مکن انچہ خواستی۔

غرض المھند میں جھوٹ اور انکار واقعہ وہ بھی بے معنی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اور یہہ کیوں کیا گیا؟ تاکہ حق کا **غلبہ حق** سبحانہ وتعالیٰ زبان اعدار سے کرادے۔ فان الحق یعلو ولا یعلی والحمد للہ العلی الاعلیٰ بات دور جا پڑی۔ کہنا یہہ ہے کہ شرک فیکٹری کی کارگذاریوں سے ہندوستان کے اکثر مقامات میں نئے نئے فتنے اور شوشے نکلتے رہتے ہیں اور باوجود ذلت پر ذلت اوٹھانے کے تو ہب کی بیحیا گردن اوٹھنے سے باز نہیں آتی۔ اگرچہ **فرق** تو ہب پر **نعلین** سنیت کی بدولت ایک شعر بھی باقی رہا وان کان تعدر الشعیر۔

تقریباً دوسال کی بات ہے کہ صوبہ بہار کے مشہور شہر بھاگلپور میں اعلیحضرت مخدومی و مرشدی دامت برکاتہم بسبب اصرار ہم خدام سلسلہ علیہ اشرفیہ کے رونق افروز ہوئے۔ مسلمانان شہر نے متعدد جلسے وعظ و میلاد شریف کے اپنے مخلصانہ اہتمام سے نہایت شان وشوکت سے کئے اور برکات کلمات طیبات سے مالامال ہوئے۔ ان مواعظ حسنہ میں جا بجا طائفہ تالفہ وہابیہ دیوبندیہ کا تذکرہ آجاتا تھا اور پیغام نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم مسلمانوں تک پہونچایا جاتا تھا کہ یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباء کم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم آخر زمانہ میں کچھ لوگ مکار جھوٹے پیدا ہوں گے۔ جو تم کو ایسی نئی نئی باتیں بتائیں گے جنکو نہ تم نے کبھی سُنا نہ تمہارے باپ دادا نے۔ تو ان سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تم کو **فتنہ** میں نہ ڈالدیں۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ف۵ اللہ تعالیٰ کو عیب لگانا اُسی جاہل محتاج ٹھرانا اور خوفزدہ بتانا رسول کے علم کو ابلیس کے علم سے گھٹانا مجانین و بہائم کے علوم سے تشبیہ دینا ختم نبوت کا انکار کرنا خیرات مبرات کو مٹنا یہ سب نئی نئی باتیں ہیں کہ کسی مسلمان نے پہلے نہ کبھی سُنیں نہ اسلاف نے ۱۲

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی اخر الحدیث اور طائفہ کی
نئی نئی کارگذاریاں اون کے تصانیف مطبوعہ سے پڑھ پڑھ کر مسلمانوں کو سنائی
گئیں جس سے تقریبًا تمام مسلمانوں نے نفرت ظاہر کی اور عقائد وہابیہ دیوبندیہ سے
پناہ مانگی۔

اس مادہ حقانیت کے ترقی کو دیکھکر بعض وہ طبیعتیں جو ضلالت وگمراہی کی اندھیروں
میں تھیں گھبرا اوٹھیں اور یا شیخ المدد کہکر اپنے پیر مولوی محمد علی صاحب
کانپوری سابق ناظم ندوہ کو مونگیر سے طلب کیا۔ مولوی صاحب مع حواریین جنمیں
مولوی عبد اللطیف وحکیم غنیمت حسین خاص طور پر قابل تذکرہ ہیں آ گئے
مسلمانوں نے حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی وجناب
مولانا امجد علی صاحب اعظمی کو بھی تکلیف دی یہہ حضرات تشریف فرما ہوئے
منجانب مسلمانان شہر ہر دو فریق کو چیلنج مناظرہ دیا گیا علماء کرام اہل اسلام نے
تحریری دستخطی اور ملایان وہابیہ دیوبندیہ نے زبانی شرکت جلسہ مناظرہ کا وعدہ
کیا۔ علماء اسلام مقام مناظرہ مسجد خلیفہ باغ پر وقت سے پہلے تشریف لے آئے۔
وہابیوں نے دیکھا کہ اب سارا کیا دھرا ملیامیٹ ہوتا ہے یا یولیس الغیاث
کہکر چیخ اوٹھے اور سب انسپکٹر صاحب کو برادرم برادرم کہکر جان بچانے کی
کوشش کی اوسوقت سب انسپکٹر صاحب کو بھی وہابیوں کی بے مائگی پر رحم آیا۔

سلہ آپ سے سارا ہندوستان تقریبًا واقف اکثر تبہ آپ مدرسہ دیوبند میں تنہا چلی گئی اور انبیٹھوی جی سے براہین قاطعہ کی عبارت
کے متعلق سوال کیا وہ جواب سے عاجز ہو گیا۔ سارا لڑکا اور ملا بدحواس ہو گئے غرض آپ فاتح دیوبند ہیں۔ سلمہ اللہ تعالےٰ
علی رؤس الثنا۔ ۱۲ سلہ آپکا فضل وکمال ضرب المثل ہے مطبع اہلسنت جماعت بریلی آپ ہی کے زیر اہتمام ہے
وہابیہ دین فروش نے ایک اشتہار میں آپکو کتب فروش لکھکر اپنے نزدیک بڑی بات نکالی تہی اگر ہم اوسکو لغو نہ سمجھتے تو
یجیٰی کتب فروش مدرس مدرسہ دیوبندیہ واصغر حسین کو نہیں بلکہ مولوی محمد علی صاحب کا وہ خط درج کر دیتے جو بنام منشی
محمد لعل نماں صاحب بغرض کتب فروشی بھیجا تہا اور خوشامدانہ لب ولہجہ اختیار کیا گیا ہے جسے دیکھکر بجہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ دنیا کیلئے

اور جلسہ میں آکر کہا کہ مناظرہ بلا اجازت مجسٹریٹ نہیں ہو سکتا۔ بالآخر یہ دیکھکر کہ دین میں رخنہ اندازی ہو رہی ہے مباہلہ کا چیلنج اعلیحضرت دامت برکاتہم نے دیا اور حجت الہیہ ختم کردی مگر مولوی محمد علی صاحب اس پر بھی نہ ٹکے۔ مسلمانوں پر حق روشن ہو گیا اور کامیابی اسلام کا قلوب اعداء دین نے بھی اقرار کیا۔ اب کیا کریں سوچتے سوچتے اراکین دارالندوہ کی یہ تجویز ٹھری کہ چلو ہندی چال اور بناؤ المہند کو رہبر چنانچہ ملاجی نے میلاد شریف اپنے مریدوں سے کروانا شروع کیا کہ اب تو مسلمانوں کی وہابیوں سے نفرت نہ رہے گی (اگرچہ خود ملاجی اور مفتی جی اور حکیم جی کبھی اس محفل برکات منزل میں وقت ذکر ولادت باسعادت وقیام تعظیمی شریک نہ ہوئے) مگر بحمد اللہ تعالےٰ مسلمانوں پر خوب روشن ہو گیا تھا کہ جواز وعدم جواز میلاد شریف نہ موجب کفر نہ باعث شرک۔ اصل اختلاف مابین اہل اسلام وطائفہ دیوبندیہ دربارہ عقائد ہے ؎۔ وہابیوں کا خدا بالامکان جھوٹا بلکہ بالفعل جھوٹا اور جاہل ومحتاج بندوں سے ڈرنے والا اور ان کا رسول ابلیس لعین سے بھی علم میں کم مجانین وبہائم کا سا علوم رکھنے والا العیاذ بالله العدیل ہے۔

اور مسلمانوں کا خدا پاک عیوب ونقائص سے منزہ عالم غیب وشہادت وغنی مطلق ومختار کل ہے اور رسول کریم اعلم الخلائق ممتنع النظیر ہیں جل وعلی وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی

عہ اسمٰعیل دہلوی رسالہ یکروزی مطبع فاروقی ص۱۴۵ میں اللہ تعالیٰ کی بالامکان جھوٹی ہونیکو یوں ثابت کرتا ہے کہ "بعد اخبار ممکن ست کہ ایشانرا فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلاً مستلزم تکذیب نصے از نصوص نگردد و سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ست" یعنی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بات کی خبر دے پھر اسکو بندے اللہ کی قدرت سے بھول جائیں تو پہلی خبر کے خلاف اللہ تعالیٰ کہدے چونکہ لوگ پہلی خبر کو بھول چکے ہیں لہذا جھوٹ کا الزام نہیں لگا سکتے غرض سارا ڈر بندوں کا ہے کہ وہ جھوٹا نہ کہہ سکیں چاہے ہو واقع میں اللہ تعالیٰ جھوٹا ہو والعیاذ باللہ تعالیٰ سنہ اپنی کتاب تقویۃ الایمان کو قرآن بنانے کے لئے مسلمانوں کے قرآن مجید کے سلب ہو جانیکو ممکن کہتا ہے باقی عقائد خبیثہ کی تفصیل رسالہ مبارکہ میں ہے ۱۲

وہابیوں کا کلمہ یہہ ہے

لا الہ الا اللہ[۱] الکاذب بالامکان بل بالفعل الجاھل المحتاج الخائف من العباد محمد رسول اللہ جائز العدیل الجاھل بالنسبۃ الی ابلیس بل کان علمہ کعلم المجانین والبھائم اور

مسلمانوں کا کلمہ یہہ ہے

لا الہ الا اللہ الصادق بالضرورۃ عالم الغیب والشھادۃ الغنی علی الاطلاق ذو الاختیار والقدرۃ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ممتنع النظیر اعلم الخلائق علیہ السلام والتحیۃ۔

جب کلمہ میں کہ اصل ایمان ہے اتنا عظیم فرق موجود ہے تو پھر میلاد شریف کروانا اور نہ کرنا کیا مفید و مضر ہو سکتا ہے غرض جب اس سے کام نہ چلا تو بعض ٹھیٹھر نما جلسوں میں حضرات علماء کرام اہلسنت وجماعت کو منہ بھر گالیاں دی گئیں۔ اور دربار الوہیت ورسالت کی گستاخیوں کی چڑھی ہوئی مشق کے بہترین نمونے دکھائے گئے بعض حکیم کہلانیوالوں عطار جلبہ کو اپنا راج پوری طور سے سمجھکر خوب خوب بازاری بولی بولے۔ فلاں چور ہے ڈاکو ہے ایسا ہے ویسا ہے پھر حیا کی تصویروں کو دیکھو کہ اپنے کرتوت طبع بھی کرا دیے جسے دیکھ کر ہر مہذب طبقہ کے انسان نے سخت نفرت ظاہر کی اور اشتہار مطبوع نامطبوع ہوا۔

---

[۱] یہہ وہابیوں کا لفظ اللہ کہنا ہی ویسا ہے جیسے کفار قریش جب کوئی پوچھتا کہ تمہارا خالق کون ہے تو وہ اللہ کہدیتے۔ ۱۲ [۲] دہلوی کہیگا کہ یہاں میرے پیر کا نام چاہیئے جیسا کہ صراط مستقیم صفحہ ۱۴ و ۴۲ میں غیر نبی کیلئے اوسنے وحی باطنی مانا اور عصمت ثابت کیا حالانکہ شاہ ولی اللہ صاحب نے درثمین مطبع احمدی صفحہ ۵ میں اسکو کفر و دعوی نبوت لکھا ہے اور تھانوی کہیگا کہ میرا نام ہونا چاہیئے جیسا کہ الامداد بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ ہجری میں ہے ۱۲

سب سے زیادہ دلچسپ اور قابل تذکرہ علم یہہ ہے کہ غیر مقلدین[1] دیناجپور کو جو ہزیمت بہ مقابلہ اہلسنت و جماعت چند سال پہلے ہوئی تھی اوسکی مرثیہ خوانی بھی کیگئی یہیں سے ظاہر کہ وہابیہ دیوبندیہ بعض کھلے بعض چھپے ڈھکے غیر مقلد ہیں اور مسلمانوں کو فریب اور دہوکہ دیتے ہیں۔

اسمیں شک نہیں کہ بھاگلپور میں باوجود متعدد کوششوں کے ملا محمد علی صاحب کی ناکامیابی ایسی نہ تھی جسکو وہ کبھی فراموش کرسکیں مفتی جی گالیوں پر آاترے حکیم جی کی نبضیں چھٹنے لگیں ملاجی اپنی جدید[2] قائم کردہ خانقاہ کو واپس گئے اشتہارات کاذبہ کے ذریعہ اپنی ناکامیابی کو کامیابی اور فرار کو شاندار بنانیکی بڑی کوشش کی۔ مگر سب بے سود ثابت ہوئیں۔ عقائد دیوبندیہ کو عمدہ لفظوں میں بیان کرکے عزیز دولھا بننا چاہا اولیا رکبار پر عقائد خبیثہ کا الزام لگایا۔ شطحیات صوفیا رکو حجت میں پیش کیا مگر سب بیکار اب کریں تو کیا کریں پردہ کھلگیا ضلالت روشن ہوگئی ناچار دارالندوہ میں طے پایا کہ دور ہی دور سے میدان تحریر میں کچھہ الم غلم خواہ مخواہ بخیال پردہ داری کچھہ دھر گھسیٹو چنانچہ چھہ نفر کے سر پر یہہ بار رکھکر وہ تحریر جو اوپر مذکور ہوئی بھیجی گئی ہے۔ اگرچہ ہم نہیں کہتے کہ یہہ تحریر ملا محمد علی صاحب ہی کی ہے مگر اسمیں شک نہیں کہ اُنھیں کے مُریدوں معتقدوں

---

[1] یہہ ہزیمت غیر مقلدین کو بمقابلہ حضرت فخر العلمار مولانا محمد فاخر صاحب الہ آبادی سجادہ نشین و حضرت محدث صاحب قبلہ مصنف رسالہ مدظلہ ہوئی تہی اور بعد مناظرہ بھاگلپور حضرت محدث صاحب تنہا وہاں تشریف لیگئے غیر مقلدین اس مرتبہ بجید ذلیل ہوئے ۱۲ منہ ۔ نافتوا بالغیر علم فضلوا واضلوا ۱۲۔

[2] یہہ مونگیر میں ایک کوٹھی ہے جب ملا صاحب نظامت ندوہ سے کافی منفعت حاصل کرچکے تو اودہ سے بہار کیجانب ہجرت کی اور یہیں مونگیر میں عمدہ کوٹھی بنام خانقاہ رحمانیہ بنوائی ہی اور یہیں متعدد [illegible] دی کی ہمکو خوب معلوم ہے کہ آپ مولنا فضل الرحمن صاحب مرحوم و مغفور گنج مرادآبادی کے اوائل عمر میں مرید ہوگئے تھے ا[illegible] ہی معلوم ہو کہ حضرت مولنا رحمۃ اللہ نے کسی کو بھی اپنا خلیفہ نہیں کیا جسپر بکثرت اکابر مریدان و صحبت یافتگان و صاحبزادگان حضرت مولنا رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کافی ہو اسی لئے جناب ملا صاحب جب کسیکو مرید کرتے ہیں تو اپنی ہاتھہ کو حضرت مولنا کا ہاتھہ قرار دیتے ہیں اور شجرہ میں سلسلہ پیران مرید میں اپنا نام نہیں لکھتے بلکہ ہدایات کے بعد اگر چہوٹی سی مہر ہو تو ملا صاحب کو بالکل تعلق نہ ہے معلوم نہیں کہ

نے اونھیں کے بھروسے اونھیں کی تعلیمات کی تائید کیلئے اونھیں کے خلاف منشا ہوا اچانکر اور عجب نہیں کہ اونھیں کے حاشیہ نشینوں کی کہنے سے بلکہ خاص اونھیں کے مشورے سے بھیجی۔ لہذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میدان میں **ملاجی** کا یہ پہلا قدم ہے۔

باوجود اس کے کہ غلبۂ حق کو میدانیں تحریریں بذریعہ المھند شرک فیکٹری کے ہیڈ آفس دیوبند نے تسلیم کرلیا اور باوجود اس کے کہ وضوح حق کامل طور پر ہوگیا اور باوجود اس کے کہ وہابیونکی یہ تحریر غیر معمولی جہالتوں سفاہتوں فریبوں مکاریوں پر مشتمل ہے۔ پھر بھی اسلیئے کہ **ملاجی** کی کوئی تمنا پامال نہ ہو اور حوصلہ دل ہی میں نہ رہجائے یہ مختصر جواب موضح صواب اقدس حضرت والا درجت عالم اہلسنت قاطع عروق شرک و ضلالت عالیجناب مولنا ابو المحامد سید محمد صاحب اشرفی جیلانی محدث کچھوچھوی دام بالفیض القوی نے چند مختصر نشستوں میں تیار فرمادیا چونکہ حضرت ممدوح مناظرہ گنجہر بھاگلپور میں بمقابلہ ملا محمد علی صاحب منجانب اہل اسلام تھے آپ ہی کے مقابل مولویان دیوبند مدرسہ سمریا ضلع بھاگلپور نے عاجز ہوکر اللہ تعالی کو عالم بالفعل کہنے سے انکار کیا تھا۔ آپ ہی سے گفتگو کرتے وقت نعیم ٹیچر اسکول براری ضلع بھاگلپور نے اقرار کیا تھا کہ عبارت صراط مستقیم کہ (معاذ اللہ) "خیال رسول تصور گاؤخر سے بدتر ہے" کفر ہے اسی لئے کہ اس تحریری سرکوبی کیلئے آپ ہی نے رسالہ تحریر فرمایا۔ اتنا یاد رہے کہ رسالہ بمقابلہ ملا محمد علی صاحب ہے جب وہ ساکت ہوگئے تو کسی بد ہا سد ہا کی کیا حقیقت ہے۔ ظاہر ہے کہ گفتگو عقائد میں ہے نہ کہ عطاری و منہاری میں اور ان کیلئے سکوت ہی مناسب بلکہ غنیمت ہے۔

وما علینا الا البلاغ

خادم خاکسار اہلسنت وجماعت
محمد شہاب الدین
ابراہیم پور ضلع بھاگلپور

نقل تحریر جہالت تخمیر وہابیہ دیوبندیہ

ہو المغنی

حضرت مولانا [illegible] دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوالات مندرجۂ ذیل کا جواب تصریحاً بمہر دستخط عنایت فرمایا جاوے - جھگڑوں کو مثل جواب طلب میں تردد ہے - نیز یہ بھی ارقام فرمایا جاوے کہ یہ سب مسائل ضروریات دین سے ہیں یا نہیں اور بغیر اس پر عقیدہ رکھے اسلام قائم رہ سکتا ہے یا نہیں - ٹکٹ جواب کیلئے خدمت والا میں ارسال ہے

۱ نماز پنجگانہ میں قعدہ مع ربع کو بوقت التحیات پڑھنے کے خیال کرنا ضروری ہے یا نہیں

۲ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو - باوجود اس کے کہ خداوند عالم عالم الغیب ہے - عالم الغیب کہنا ضروریات دین سے ہے آیا نہیں -

۳ خداوند عالم کو جس طرح پر ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھتے ہیں ایسا ہی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھ سکتے ہیں یا نہیں

۴ مرید کو سلسلہ بیعت میں داخل کرنے کا شرعاً کیا حکم ہے -

۵ مولانا عبد الحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا مت کہو اور سب کچھ کہو کیا اس سے یہ بات ہوتی ہے کہ جناب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو - غفار - ستار - رحمان رزاق وغیرہ وغیرہ کہا جا سکتا ہے

۶ شفاء شریف کی کونسی عبارت کا یہ مطلب ہے کہ ہر خالی مکان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حفاظت مکان کیلئے تشریف رکھتے ہیں

۷ مسائل بالا کیا ضروریات دین سے ہیں - یا نہیں -

پتہ یہ ہے
محمد عبد الرحیم بذریعہ مولوی عبد المغنی صاحب بہاگلپور [illegible] پیلی بھیت

خاکسار محمد عبد الحکیم (مہر)
خاکسار محمد منیر الاسلام عفی عنہ
خاکسار محمد یوسف عفی عنہ
خاکسار عبد الصمد عفی عنہ
خاکسار دوست محمد عفی عنہ
خاکسار رحمت حسین عفی عنہ

عـ۵ یہ نقل مطابق اصل ہے لفظ لفظ بجنسہ فوٹو کے ذریعہ اتاری گئی ہے ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلی الذی جعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ ھی العلیا۔ سبحنہ من الہ تنزہ وجوبا عن الزور والبھتان وعن امکان النقائص و سمات الحدوث والامکان اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الہ واحد صمد تنزہ عن جمیع النقائص وعما یتفوہ بہ اھل الزیغ والشرک تعالی اللہ عما یقول الظالمون واشھد ان سیدنا ومولانا محمد اخیر الخلق قاطبۃ الذی خصہ اللہ تعالی بعلم ما کان وما یکون وھو الشفیع المشفع وبیدہ لواء الحمد آدم ومن دونہ تحت لوائہ یوم یبعثون وعلی آلہ وصحبہ والتابعین ومن تبعھم باحسان من اھل السنۃ والجماعۃ الذین ھم فائزون اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون جعل اللہ مع التائید والتابید سنتھم وسنتھم والسنتھم و اقلامھم رماحا فی نحور المارقین من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم ثم لا یعودون اولئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان ھم الخاسرون **اما بعد**

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

الجواب

اس تحریر جہالت تخمیر کا جواب اگرچہ روشن تر از آفتاب - اور اپنی نمایاں سفاہتوں کے سبب محرر نا قابل خطاب کہ جسکو اتنی تمیز نہ ہو کہ عربی کا مشہور و معروف جملہ جسے ہر اردو خواں ہی صحیح لکھتا اور جانتا ہے یعنی صلی اللہ علیہ وسلم اوس کی جگہ صلی اللہ علیہہ والسلم لکھا ہے نہ صلی ٹھیک نہ علیہ صحیح پھر والسلم کیسی کھلی جہالت ہے جسکو اتنی خبر نہ ہو کہ مسئلہ کو مثلہ نہ لکھنا چاہیئے جو اتنا نہ جانتا ہو کہ چند نفر کو سائل کہنا چاہیئے یا کہ سائلین جو ڈیرہ کو ڈہرہ لکھے جسکو نہ صحت املا کا خیال نہ لٹریچر کا لحاظ اوس غریب کو مضامین علمیہ کا مخاطب بنانا ان مباحث عالیہ کی توہین ہے مگر چونکہ مسلمانوں کو

بعونہ تعالیٰ نفع پہنچیگا اور مکائد وہابیہ دیوبندیہ سے اہلسنت و جماعت واقف ہو جائیں گے نیز صوبہ بہار میں اس جماعت کے سرگروہ مولوی محمد علی صاحب کانپوری سابق ناظم ندوہ کے مریدوں اور معتقدوں نے اپنے پیرجی کے بھروسے عقائد حقہ کی مخالفت میں یہہ تحریر سفاہت تصویر بھیجی ہے لہذا بغرض نفع عام اور اس خیال سے کہ مولوی صاحب اپنے مریدونکو تنبیہ کردیں اور سمجھا دیں کہ اے باطل پرستو! حق سے تصادم نہ کرو ورنہ چور چور ہو جاؤ گے۔ ضرورت پڑی کہ ایک مختصر سی گذارش مولویصاحب سے کروں کہ آیندہ کیلئے دار الندوہ[۱] کی بوسیدہ مشین کی چول چول ہلجائے اور صدارت کا عہدہ خواب ہی خواب نظر آئے۔ اب رہا یہہ سوال کہ مولوی صاحب کے تعلیم یافتگان یا حاشیہ نشیناں سے ایسی کھلی ہوئی غلطیاں ہونا بظاہر نظر مستبعد ہے بعض لوگ تو مولوی صاحب کے برزخ کو مد نظر رکھتے ہوئے تلاوت آیہ مبارکہ ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئا کردینگے بعض لوگ اور کچھ کہدینگے لیکن میرے نزدیک یہاں ایک صحیح عذر موجود ہے کہ عربی کی غلطیاں درود شریف لکھنے میں ہوئیں اور فرقہ وہابیہ دیوبندیہ سے یہہ امر غیر مستبعد نہیں ہے۔ بھلا جو لوگ بعض موقعپر درود شریف کو پڑھنا بدعت[۲] بلکہ شرک کہہ ڈالیں جو اپنی تصانیف میں نام نامی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ درود شریف کیا لفظ حضرت[۳] وغیرہ

پیرجی مولوی محمد علی صاحب

اون کے جہالت کی تاویل

درود شریف کا بعض کے نزدیک

[۱] دشمنان خدا و رسول کا ہر مجمع دار الندوہ ہے ۱۲ [۲] تفصیل مطلوب ہو تو دیکھو رسالہ مبارکہ الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء ۱۲۔ [۳] نمونہ کے طور پر ملاحظہ ہو تقویۃ الایمان صہ۴۲ جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ اس سے قطع نظر کے کہ زید و عمرو تو کم از کم اپنے گھر اپنے مال کے مالک و مختار ہیں مگر نائب اکرم خلیفۃ اللہ الاعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کسی چیز کے مختار نہیں۔ یہاں یہہ دیکھو کہ لفظ حضرت درود شریف تو درکنار لفظ جس کا سے ظاہر کہ معاذ اللہ کسی معمولی انسان کا ذکر کرتا ہے یہاں ایک تاویل ہے کہ لفظ آیا حذف کردیا جائے۔

کلمات تعظیم نہ لکھتے ہوں نہ اسکے عادی ہوں وہ اگر بغرض فریب عوام یا بہ سبب ہیبت حق مرعوب ہوکر درود شریف لکھیں اور قصداً یا سہواً غلطی کریں تو کیا محل تعجب ہے رہا مسئلہ کو مثلہ لکھنا عجمہ تو ہے حکم مثلہ کے نافذ کرنے کیجانب اشارہ ہے اور سائلین کو سائل لکھنا تو اظہار واقعہ کیلیے ہے ع جادو وہ جو سر پہ چڑھکے بولے۔ سائل یعنی صدر صاحب تو ایک ہی ہیں جو مقدم ہیں باقی چھ نفر وہ حاملین مرکب سے ہیں تین آگے تین پیچھے پالکی اٹھانا کیا دشوار ہے یا موافق ظلمات بعضہا فوق بعض پے درپے پر ضلالت حجابات ہیں مگر کیا نہیں سُنا کہ اتقوا عن فراستہ المومن فانہ ینظر بنور اللہ ایمان والوں کی فراست سے بچو کہ وہ نور الٰہی سے دیکھتا ہے۔ آخر ہماری نگاہیں پردے کو چاک کرتے ہوئے ظلمات کو ہٹاتے ہوئے لیلیٰ پردہ نشیں پر پہونچگئیں۔

بہرحال اگر مولوی محمد علی صاحب آپ یا آپکے بھروسہ آپکے اتباع نے اپنی جراٴت اس تحریر سے دکھائی ہے تو سنبھل بیٹھیے اور اختیار ہے کہ خواہ جس عطار و مختار اور اسکولی ٹیچر بلکہ اولاو بدھا سدھا کو اپنے اس معاملہ و مقدمہ کا پیروکار بنا کر بیٹھے مگر جو بولیے اپنے منہ سے بولیے اور بتایئے کہ کیا آپ واقعی ان قاہر اعتراضوں اور زبردست سوالوں کے جوابات سے سبکدوش ہوگئے جنکے جوابیں اسمٰعیل جی لیکر شیخ جی

عہ مثلہ یعنی ناک کان وغیرہ کاٹنا آنکھ پھوڑنا وغیرہ شرعاً منع ہے مگر مولوی صاحب گویا فتویٰ جواز دیتے ہیں۔ ۱۲

عہ سنا ہے کہ مریدین سے اکثر یہ کام لیا جاتا ہے جیسے چشم دید شہادتیں موجود ہیں واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ اس عہ ابھی تازہ واقعہ ہے کہ رنگون میں اچانک حضرت امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا احمد رضا خانصاحب ظلہ کیخدمت میں آیا کہ اشرفعلی مناظرہ کیلیے تیار ہے آپ تشریف لائیے یا جلد اسکا فرمایئے جوابدیا گیا کہ ہم مدتسے مناظرہ کیلیے تیار اور اشرفعلی فرار اول دوعالم بھیجتا ہوں کہ اشرفعلی سے پوری دستخطی تحریر لیں اور شرائط مناظرہ طے کریں پھر اگر ضرورت ہوگی تو میں بھی آونگا جواب دیجیے۔ رنگون سے تین تار آئے کہ عالموں کو بھیجیے اشرفعلی تیار ہے چنانچہ ۱۵ رجنوری سنہ ۱۹۲۰ء کو علماء بریلی سے روانہ ہوئے اور ۱۶ کو کلکتہ پہونچے یہاں سُنا کہ ۱۸ کو اشرفعلی کلکتہ آئیگا۔ مولانا امجد علیصاحب مولانا عبد العلیم صاحب کلکتہ خبرگیری کیلیے ٹھہر گئے باقی حضرات رنگون روانہ ہوے وہاں سے اشرفعلی پہلے ہی بھاگا۔ کلکتہ میں جب دیکھا کہ علماء موجود ہیں تو یہاں بھی نہ ٹھہرا نہ علماء کرام کی تحریر کا جواب دیا۔

تھانوی تک ساکت وصامت صنمِ اکبر بنے رہے بہتیرے اپنی مقر کو پہونچے جو بچے وہ زندہ درگور بن گئے کیا واقعی آپ وقعات السنان اور ظفر الدین الجید اور ظفر الدین الطیب وغیرہا کتب اہلسنت وجماعت کی جواب لکھنے کو تیار ہوئے ہیں۔ اگر ایسا ہی تو ہم نہایت زوردار لب ولہجہ میں آپکو اس خیال پر استقامت کی ترغیب دلاتے ہیں اور کہے دیتے ہیں کہ نہ صرف آپ مع اتباع بلکہ کسی دیوبندی میں اتنی سکت نہیں کہ سالہا سال کے تصانیف اہلسنت کا واقعی جواب دیسکے۔ خود دیکھ لیجئے کہ اگر کسی وہابی دیوبندی میں کچھ بھی ہمت ہوتی تو آج بجائے جوابدینے کے سائلانہ رنگ میں نمودار ہوتے اسکو یاد رکھیے کہ اگر تحریری ... کا خدانخواستہ بیجا ادعائی تخیل ہے تو اب قلم اوٹھے تو پہلے اعتراضات قاہرہ سے سبکدوشی کی فکر کیجائے ورنہ دوسرا جواب دین ودیانت تو نصیب اعداء اگر غور فرمائے تو عقل وانسانیت کو جواب ہے باوجودیکہ بجائے تحریر جوابات کی ہمارا کام صرف نقل اعتراضاتؔ ہے اور تنزلاً باوجودیکہ ادائے حق اخفا کو بس تھا کہ ہاں نہیں جوابیں لکھ دیا جاتا مگر ازانجا کہ مولوی محمد علی صاحب کی میزبانی کا خیال ہے پھر رنگ زمانہ شاہد کہ اکثر لوگ سہواً بلکہ قصداً براہ تغلیط وتلبیس فریب ومکر سے کام لیتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اگرچہ اجمالاً مگر تقریباً ہر شعبہ مسئلہ پر روشنی ڈالی جائے کہ من لم یعرف اھل زمانہ فھو جاھل چنانچہ قولہ کے بعد اس تحریر وہابیہ دیوبندیہ کی عبارت اگرچہ مولوی محمد علی صاحب یا اون کے مریدوں پیروں ہی کی ہو اور اقول کے بعد اوس کا قاہر رد اور مولوی محمد علی صاحب سے اپنی گذارش لکھتا ہوں۔ وہابیو! سنو اور گوش ہوش

بعض کتب مناظرہ

وہابیوں کی بےبسی کا نمونہ

وہابیہ تغلیط وتلبیس سے

عــہ جو مطبوعہ رسائل میں سالہا سال سے وہابیوں پر قرض ہیں جن سے مولوی محمد علی صاحب غافل نہ ہو جوابدیتے وقت اون پر نظر نہ ڈالنا یا رسالہ میں جو دکھتی رگ پر نشتر ہے اوسے فراموش کر جانا اور کسی معمولی بات کو لے اڑنا یہ مکاروں کا کام ہے اطلاعاً عرض ہے ۲۔

سے سنو اور کچھ بھی ادعائی انسانیت ہو تو ہمیشہ کیلئے منہ پر اپنے مہر سکوت لگالو۔

وھو ھذا

قولہ سوالات مندرجۂ ذیل کا جواب تصریحاً نمبروار عنایت فرمایا جاوے ہملوگوں کو مثلہ جواب طلب میں تردد ہے و نیز یہ بھی ارقام فرمایا جاوے کہ یہہ سب مسائل ضروریات دین کے یا نہیں اور بغیر اسپر عقیدہ رکھے اسلام قائم رہسکتا ہے یا نہیں ٹکٹ جواب کے لئے خدمت والا میں ارسال ہے۔

اقول وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق قطع نظر اردو لٹریچر کی خوبصورتی سے اور قطع نظر اس بدحواسی سے کہ یہہ کہکر " کہ یہہ سب مسائل ضروریات دین کے ہیں یا نہیں " پھر سوال نمبر ۷ میں دہر گھسیٹا کہ " مسائل بالا کیا ضروریات دین سے ہیں " اور قطع نظر اس جہالت سے کہ ابتک اتنی خبر نہیں کہ جو مسائل ضروریات دین سے ہیں اوسپر عقیدہ نہ رکھنا کفر ہے جبھی تو لکھ ملا کہ " اور بغیر اسپر عقیدہ رکھے اسلام قائم رہسکتا ہے یا نہیں " ۔ ان سب امور سے قطع نظر بیان کہنا یہہ ہے کہ ابتک باین ادعار مولویت آپکو یا آپکی تعلیم کے بدولت آپکے مریدوں معتقدوں کو مسائل اعتقادیہ میں تردد ہے ۔ اور کون مسائل ؟ العیاذ باللہ تعالیٰ اون مسائل میں تردد ہے جن کے ضروریات دین ہونے نہ ہونے کو پوچھا جاتا ہے ۔

مولوی **محمد علی** صاحب ۔ یہہ تو آپکے مشہور کردہ علم کے شایاں نہیں کہ آپ یا آپکے تعلیم یافتگان اتنا بھی نہ جانتے ہوں کہ فلاں عقیدہ ضروریات دین سے ہے یا نہیں ہاں تو ہب و بدمذہبی سے یہہ امر مستبعد نہیں کہ مسائل ضروریات دین پر عقیدہ نہ ہو بلکہ اونمیں تردد ہو مگر کیا نہیں دیکھا کہ فقہ اکبر امام اعظم امام الائمہ ابو حنیفہ و شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مطبع حنفی سنہ ۱۲۶۹ھ صفحہ ۲۹ میں ایک عقیدہ ضروریہ بیان فرما کر فرمایا کہ جس نے اسکا انکار کیا او وقف فیھا او شک فیھا فھو کافر باللہ تعالیٰ

یا جس نے اسمیں توقف کیا یا اسمیں شک کیا تو وہ کافر ہے۔

مسلمانو! پیارے سُنی بھائیو! اس عبارت کو دیکھو اور سمجھو کہ کیسا صاف و صریح اقرار ہے کہ عقائد ضروریہ میں وہابیہ دیوبندیہ کو انکار بصورت تردد ہے۔ اب ایسی کے استیان اور خطابات کے عطا کنندگان کیا وہ یہہ چاہتے کہ یہہ لکھدیا جاتا کہ میں عقائد اسلام سے جاہل بلکہ اوسمیں متردد بلکہ اوس کا منکر ہوں والعیاذ باللہ تعالٰے منہ

یہیں سے ظاہر کہ اگرچہ سائلانہ جامہ پہنا گیا مگر بدمذہبی نہ چھپ سکی کیونکہ ضروریات دین کیا ضروریات عقائد اہلسنت میں بہی تردد کرنے سے دامن اہل سنت جماعت بعونہٖ تعالٰی پاک ہے۔

قولہ ۱۲ نماز پنجگانہ میں قصہ معراج کو وقت التحیات پڑھنیکے خیال کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ اقول وبتوفیق اللہ اجول۔ مولوی محمد علی صاحب اتنا تو آپ کو بھی پسند ہوگا کہ سیدہے سادے لفظوں میں دنیا کو فریب دیکر دل ہی دلمیں کوئی خوش ہو ہاں گمراہی و دیوبندیت سے یہہ دور نہیں کہ مکر و فریب فتنۂ توھب کی پہلی سطر ہے۔

سُنی بھائیو! دیکھو کہ آج سے پہلے اسی مسئلہ کو دہلوی جی نے کن لفظوں میں ظاہر کیا۔ اپھر جب اہلسنت و جماعت کے شیرانہ حلے ہوئے تو آج کیسی بدحواسی چھائی ہوئی ہے۔ مگر الحمد للہ تعالٰی کہ وہابیوں کی ہندی چالوں سے مسلمان واقف ہوچکے ہیں اور شجر خبیث وہابیت کے سارے پتے گن چکے ہیں۔ بچے اور گئے ملے اور کٹے۔

سب سے پہلا کفری بول صراط مستقیم دہلوی ص۹۵ میں یہہ ہے کہ "صرف ہمت بسوے شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از

لجهالة او ضجرا و سکر او قلة ضبط لسانه او تهور فی کلامہ فحکمہ هذا حکم الوجه الاول

القتل من دون تلعثم اھ مختصر الیعنی اوسکا حال تو پہلے معلوم ہوچکا جو بالقصد تنقیص

شان اقدس کرے دوسری صورت اسیطرح کی روشن و ظاہر یہہ ہے کہ قائل نہ

تنقیص و تحقیر کا قصد کرے نہ اوس کا معتقد ہو مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ

وسلم کے معاملہ میں کلمہ کفر بول اوٹھے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً

کوئی بے ادبی کا لفظ یا بری بات اور ایک طرح تنقیص بولے اگرچہ اوس کے حال

سے ظاہر ہو کہ اوس نے مذمت و توہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھنجھلاہٹ یا نشے میں

بکدیا یا بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی یا بیباکی سے صادر ہوا اس صورت کا حکم بھی

بعینہ پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف۔

اور انصاف کیجئے تو اس عبارت خبیثہ میں کسی صحیح تاویل کی گنجائش ہی

نہیں۔ کیا جناب مولوی صاحب! آپ بھی اتنا کہنے دیں گے کہ صرف ہمت بکسوئے

چہرہ و پیشہ سد ہا نامراد و بدہائے بنیاد و ٹیچر و ملا اگرچہ مولوی جی باشند بچندیں

مرتبہ بدتر از استغراق در صورت خنزیر و خر است۔ نہیں نہیں آپ کیا اجازت

دیں گے آپ اور آپکے اتباع نے محض طلب اجازت پر کتنے بل کھائے ہیں

حرام غصہ جن کیطرح سر پر سوار ہوگیا ہے اور یہہ کیوں؟ اسلئے کہ اپنی شخصیت

دربار رسالت سے بڑھی چڑھی نظر آتی ہے قاتلھم اللہ انی یؤفکون۔

خود دھلوی جی ان بناوٹوں تاویلوں سخن سازیوں کا دڑبہ جلا گیا ہے۔

کہتا ہے "تقویتہ الایمان" یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی

کا بولئے اور اوس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے معما اور پہیلی بولنے کی اور جگہ

ہیں۔ کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کے واسطے

دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ۔"

اب تاویلات رکیکہ میں جھک مارنے والوں کوئی کہے کہ خود دہلوی جی تمہاری ایک
نہیں سنتا ہاں یہہ کہہ سکتے ہو کہ بے ادبی باپ اور بادشاہ کی ممنوع ہے کہ وہ
باعظمت ہیں اور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو وہابیہ کے طور پر زیادہ سے زیادہ بڑے
بھائی بلکہ ایک معمولی بشر[عـ] سے کم تعریف کے مستحق ہیں اونکی عظمت[عـ] شرک ہے
لہذا وہاں شق بدزبانی میں کچھ حرج نہیں لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

غرض جب تاویلات کا دروازہ بند پایا تو مسئلہ توہین کو چھوڑ کر براہ مکاری
اس پر آرہے کہ خیال رسول نماز[للعـ] میں جائز ہے یا نہیں جائز ہے بلکہ شرک ہے۔
اس خیال سے کہ دروغگو را تا بخانہ باید رسید حضرات علماء کرام اہلسنت وجماعت
دامت برکاتہم نے سمجھا دیا کہ جائز ہے عبادت کو اس سے جلاء ہوتی ہے دیکھ
کہ عرش کے مالک نے اپنی عبادت نماز میں التحیات پڑھنا واجب کیا اور اس
میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اشہد ان محمدا عبدہٗ ورسولہ

عـ تقویۃ الایمان صنہ اولیا وانبیا امام وامام زادہ پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں
وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اون کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی
ہوے دیکھو کہ بڑائی کچھ عمر کے سبب نہیں دیتا یا خاندانی بڑائی نہیں بیان کرتا بلکہ بحیثیت انسان
ہونیکے بھائی اور بوجہ اُن کمالات تقرب وخصوصیات تقرب کے جو انبیا علیہم السلام کو حاصل ہے بڑا
بھائی کہتا ہے۔ اور انبیٹھوی نے براہین قاطعہ میں جو سخن سازی کی ہے اوس کو نہیں مانتا۔ ۱۲
عـ کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو بھی کردسو اون میں
بھی اختصار ہی کرو (تقویۃ الایمان صـ) پہلے حدیث نقل کی پھر ترجمہ کیا جسمیں حضور نے اپنی نعت میں
مبالغہ کرنے یعنی اپنے کو خدا کہنے سے منع فرمایا ہے پھر ف لکھکر یہ فساد مچایا کہ بشر تو بشر اوس سے بھی مختصر
تعریف کرو گویا اوس کے طور پر معاذ اللہ جانور کہا جائے لعنۃ اللہ علی اعدائہ سلام اللہ علیہ ۱۲۔
سـ صراط مستقیم کی عبارت سے بھی اوسکا ثبوت گذرا اور تقویۃ الایمان کی تو یہی غایت ہے ۱۲۔
للعـ نماز کی قید کینچ خواہ مخواہ لگائی حالانکہ صراط مستقیم میں لفظ عبادت ہے جسمیں نماز وتلاوت
قرآن اذان ذکر کلمہ طیبہ سب داخل ہے کہیں بھی حضور کا خیال ہو اور دہلوی کے آگ لگی۔ ۱۲

پڑھنا لازم کیا۔ کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف خیال کرنیکا حکم نہیں ہوا۔ اور بیشک خیال رسول جب آئیگا با عظمت و جلال ہی آئیگا کہ اوس جناب کے تصور پاک کو عظمت و جلال لازم بالمعنی الاخص ہے ایک وہابی کو اتنا کہدینا آسان ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی معاذ اللہ مشرک ہے۔ کہ شرک اون کے طور پر امور عامہ سے ہے جسکی حقیقت رسالہ مبارکہ الامن والعلی کے مطالعہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ مگر چونکہ مسلمانوں کو ایسے کھلے فقروں کے بعد فریب دینا آسان نہیں تھا لہذا سوجھی تو یہہ سوجھی کہ التحیات پڑہنا واجب سلام عرض کرنا اور سرکار رسالت کا رکعات نماز میں نام لینا لازم ہے مگر یہہ کہاں سے ثابت کہ تصور رسول کرنا شرک نہیں ہے؟

ان عقل کے پتلوں کو اتنا کون سوجھاتا کہ نماز میں جن چیزوں کے پڑہنے کا حکم ہے وہ مجنوں کی بڑ اور پاگل کی بکواس نہیں ہے اوس کے معنی پر غور کرنا اوس سے متاثر ہونا مسلمانوں کو بتایا گیا ہے۔ اور ان بدحواسوں اور کج فہموں کو کون سمجھاتا کہ تصور طرفین عقد قضیہ کیلیے شطرا اور کم از کم شرطاً ضروری ہے۔ اور ان دین کے دشمنوں کو کون بتاتا کہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کے وقت ایاک نعبد وایاک نستعین کے گذارش کیوقت اھدنا الصراط المستقیم کی عرض کے وقت کتنی اخلاص کی ضرورت ہے۔ اور ان جاہلوں کو کون سکھاتا کہ تم التحیات کو کیا کہتے ہو خود الحمد شریف میں تمام صلحا و شہدا و صدیقین وانبیا کے تصور کرنے کی تعلیم ہے۔ پڑھو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین یا اللہ ہم کو سیدھے راستہ پر چلا اون کا راستہ جن پر تونے نعمت فرمائی ہے نہ کہ گرفتاران غضب اور گمراہوں کا راستہ۔ وہ منعم علیہم کون ہیں؟ قرآن کریم میں فرماتے ہیں من النبیین والصدیقین

والشہداء والصالحین انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین ہیں۔
نہیں نہیں پہلے اھدنا الصراط المستقیم میں خیال نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی
تعلیم خاص ہے۔ یہہ میں خود نہیں کہتا دہلوی جی کے امام جدامجد شیخ طریقت
اونکے ممدوح اونکے نزدیک صاحبؒ وحی باطنی یعنی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی
فتح الخبیر مطبوعہ مصر ۱۲۹۵ھ کے صـ۳ میں لکھتے ہیں الصراط المستقیم کتاب اللہ وقیل
رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصاحباہ صراط مستقیم کتاب اللہ ہے اور
کہا گیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق اکبر وفاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔
اب کچھ جگر ہے تو کہو کہ اے شاہ ولی اللہ صاحب آپ مشرک اور آپکو مانکر
اچھا جانکر قبلہ وکعبہ بناکر اسمٰعیل دہلوی مشرک اور اوس کو مانکر امام بناکر
ہم سب امتیان دہلوی مشرک یہہ ہے اقراری شرک کا بھاری پتھر کذلک
العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون جب اسطرحکی بحر گفتگو وہابیوں کی
طرف سے ہوئی تو باوجود ناقابل جواب ہونیکے لئے وہی دروغگو را تا بخانہ کا لحاظ کر
کے علماء اہلسنت وجماعت دامت برکاتہم نے کرم فرمایا اور ثابت کر دکھایا کہ ہاں ہاں
خاص التحیات میں وقت عرض سلام کے تصور پاک کا حاضر کرنا ہمارا مذہب ہے۔
دیکھو احیاء العلوم ج ۱۔ صـ۹۹ مطبوعہ لکھنؤ میں فرمایا۔ احضر فی قلبک النبی صلے اللہ

عہ بلکہ صاحب وحی تشریعی دامام معصوم شاہ صاحب کو صراط مستقیم میں لکھا ہے جو کسی غیر نبی
کو لکھنا کفر ہے ۱۲۔ عہ ایسے موقعوں میں وہابیہ دیوبندیہ کیجانب سے مختصر سا جواب یہہ ہے کہ واقعی
ایسی باتیں شرک ہیں اگلے پچھلے سب مشرک ہیں مگر شاہ ولی اللہ صاحب وحی تشریعی ہیں اور وحی میں
محکم متشابہ ہر قسم کی باتیں ہوتی ہیں اون کے کلام میں یہہ متشابہات سے ہے ما یعلم تاویلہ
الا الشاہ ولی اللہ والراسخون فی المذھب کالمولوی اسمٰعیل یقولون امنا بہ کل من عند
جدنا وما یذکر الا حزب ابن عبد الوھاب ۱۲

تعالی علیہ وسلم وشخصہ الکریم وقل سلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ترجمہ التحیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دلمیں حاضر کر اور حضور کی صورت پاک کا تصور باندھ اور عرض کر السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میزان امام شعرانی مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۱۳۹ و ۱۴۰ ۔ سمعت سیدی علیا الخواص رحمہ اللہ تعالی یقول انما امر الشارع المصلی بالصلاۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی التشہد لینبہ الغافلین فی جلوسھم بین یدی اللہ عزوجل علی شھود نبیھم فی تلک الحضرۃ فانہ لا یفارق حضرۃ اللہ ابدا فیخاطبونہ بالسلام مشافھۃ ۔

ترجمہ میں نے اپنے شیخ وسردار علی خواص رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ شارع نے نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام عرض کرنیکا اسی لئے حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کیساتھ بیٹھتے ہیں اونھیں آگاہ فرماوے کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں اس لئے کہ حضور کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے پس بالمشافہہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کریں۔

ایک وہابی کو یہہ کہتے کیا دیر لگیگی کہ سارے ائمہ اسلام واولیاء کرام معاذ اللہ مشرک تھے لہذا اسمٰعیل دہلوی کے جد امجد اور اون کے قبلہ وکعبہ وصاحب وحی باطنی ہی کی سنو شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مطبع صدیقی ص ۲۱۰ میں فرماتے ہیں ثم اختار بعدہ السلام علی النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنویھا بذکرہ واثباتا للاقرار برسالتہ واداءً لبعض حقوقہ ترجمہ پھر اوس کے بعد التحیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اون کا ذکر پاک بلند کرنے اور اُنکی رسالت کا اقرار ثابت کرنے اور اون کے حقوق سے

ایک ذرہ ادا کرنے کیلیے۔

ہے کوئی وہابی دیوبندی گنگوہی نانوتوی تھانوی انبٹھوی مونگیری سنڈرل حیلی قیدی میں اتنا جگر کہ دل کڑا کرکے کہدے کہ اے شاہ ولی اللہ صاحب جو خیال کہ بدترین خیال ہے اوس کو بلندی ذکر واقرار رسالت کی دلیل بتاکر ہمارے انکار رسالت کے رازکو فاش کرکے آپ تو ہو گئے مشرک اور دہلوی جی آپ کو مسلمان سمجھکر بلکہ قدوہ ارباب صفا وصاحب وحی کہکر خود مشرک ہو گیا۔ اور ہم اوس دہلوی کے امتی بھی اسی بلا شرک میں گرفتار ہو گئے یہہ ہے اقراری شرک کا بوجھل پہاڑ کذلک العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانو یعلمون بعض جاہل اس موقع پر کہہ اوٹھتے ہیں کہ فقہ کی کوئی کتاب دکھاؤ اور تو کیا کہوں مگر ان جاہلوں کو شرم نہیں آتی کہ فتوی شرک اسی برتے پر دیا تھا کہ فقہ میں یہہ مسئلہ ان کے نزدیک نہیں ہے لہذا آنکھیں بندکرکے دہلوی کی للچ میں ایسے اندہے ہوئے کہ خود اوسی کو مشرک کہنا پڑا۔ کوئی ان مکاروں سے کہدے کہ مبحث نہ بدلو ہوش سے کام لو جو شرک ہے وہ فقہ ہی میں نہیں بلکہ ہر جگہ [۵۷]

[۵۷] اگرچہ وہابی شیطان کو شریک الوہیت سمجھے جیسا کہ براہین قاطعہ میں اسپرزور دیا ہے یہ وہابیوں کا کام ہے کہ ایک جگہ تو کسی باتکو شرک کہے دوسری جگہ اوس کو ایمان بتائے۔ مشتے نمونہ ایک مثال حاضر کروں اسمٰعیل دہلوی تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶ کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو تو ہرگز اوس کو نہ دیکھوں (الی قولہ) اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے۔ اور خود صراط مستقیم صفحہ ۱۲ میں لکھتا ہے ازجملہ آں شدت تعلق قلب ست بمرشد خود بحیثیتیکہ متعلق عشق یعنی نہ بآں ملاحظہ کہ ایں شخص ناوداں فیض حضرت حق وواسطہ ہدایت اوست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق ہماں میگردد چنانکہ یکے از اکابر ایں طریق فرمود کہ اگر حق جل وعلا در غیر کسوت مرشد من تجلی فرماید ہر آئینہ مرا با د التفات درکار نیست۔

یا تو کہنے والا مشرک اور اون سے خدا کی پناہ اور یا کہنے والے اکابر و مقدس ہے یہ کہ وہابیوں کی شریعت اپنے گھر کی ہے دوسرا کرے مشرک اور خود کیہ کریں ہٹے کٹے مسلمان بنے رہیں تھانوی جی زیور بہشتی میں فال نیں منع کرتے ہیں اور الامداد میں لکھا کر اپنے نکاح کیلئے خود دیکھا۔ تف ایں دین و مذہب ۱۲

شرک ہے۔ شرک وکفر بکنا نہ کلام میں جائز نہ تفسیر میں روا نہ اصول میں حلال نہ تصوف میں مباح۔ تم تو خیال پاک کو شرک کہتے ہو۔ اب شاہ ولی اللہ صاحب کا نام سنکر کیوں بدکتے ہو۔

ہاں یہہ تو سب کی بدقسمتی ہے کہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب درمختار میں ہے کہ التحیات میں عرض سلام انشاء کرو نہ کہ حکایۃً یعنی یہ سمجھو کہ اس وقت عاجزانہ بکمال اعزاز واکرام دربار رسالت میں سلام عرض کر رہے ہو۔

اب بولو کہ اے فقیہو! تم بھی مشرک ساری دنیا مشرک اسلام کا ہر مسئلہ شرک۔ جو تعظیم رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کرے سب مشرک قاتلھم اللہ انی یوفکون۔

اس بے پناہ دار و گیر کو دیکھکر قید یان تو سب کو اب کالی کوٹھری کے اندھیرے میں یہہ دور کی سوجھی ہے کہ "نماز میں قصہ معراج کو بوقت الحساب (جانے کیا چیز) پڑھنے کے خیال کرنا ضروری ہے یا نہیں" اور پھر اسے ضروریات دین مراد لیا ہے ان عیان علم کو اتنی بھی خبر نہیں کہ عقائد کے اقسام سے ضروریات دین ہیں یا اعمال کے خیر ان جہالتوں سے قطع نظر اب جناب مولوی محمد علی صاحب آپ ہی فرمائے کہ ائمہ وفقہا تو ذکر پاک وتصور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت التحیات میں کیا کچھہ بیان فرمارہے ہیں تو اب سوال کا جواب کیا ہوا؟ اچھا سنیے کہ جسطرح التحیات میں زید نے اگر تصور پاک نہ کیا نماز اگرچہ ناقص مگر ہوگئی اسیطرح لاریب کہ جس نے تصور پاک کی نورانیت سے نماز کو جلاء دی اوس کو حلاوت عبادت حاصل ہوئی۔ ہاں وہ جو اس پاک تصور کو گائے گدہے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر کہتا ہے یعنی دھلوی جی وہ قطعی کفری بول بولتا ہے۔ اور جو اس کفر کو ہلکا سمجھتا ہے تاویلات رکیکہ کی راہ ڈھونڈ ھتا ہے اوس کو حق ثابت کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے جیساکہ آپ اسے تقریباً دو سال پہلے

بمقابلہ اہلسنت وجماعت آئی تھے بیشک بیشک اوسی قابل کیساتہہ ہے اور یہی اصل موضوع بحث ہی جس سے اڑان گھائی دکھانا آپ کہہ بجئے کہ سخت بیحیائی ہی (نوٹ) واقعہ معراج کو قصہ لکھنا سخت بیباکی وجہالت ہے۔

قولہ ۲۷ جناب سردار عالم صلی اللہ علیہ والسلم کو باوجود اس کے کہ خداوند عالم عالم الغیب ہے عالم للغیب کہنا ضروریات دین سے ہے آیا نہیں

اقول بتوفیقہ تعالیٰ وتوفیقہ جل وعلیٰ جناب مولوی محمد علی صاحب ان سب سے کہہ بجئے کہ ایسی مکر وفریب کے شوشے اپنوںمیں چلتے رہتے ہیں۔ شیران حق کیسامنے ایسی روباہی کے جل دکھانا اور ایسی مکاری پیش کرنا جو بظاہر نظر زبر ہو اوس کو زیر کروانا ہے۔ بہتری اس میں تھی کہ مناظرہ بھاگل پور کو یاد کرکے ایسے چُپ اور پوشیدہ بیٹھتے کہ اس جماعت کی بڑی سی بڑی کوٹھی کو لوگ قبرستان کہتے معلوم ہوتا کہ قیدخانہ تو ہے کہ ہر گرفتار سولی چڑہا دیا گیا۔ کہئے کہ لوگو! ہوس مناظرہ سے ابتک توبہ توبہ زبان پر جاری ہے۔ خیر اس سے پہلے تو زبانی جو چاہا بکدیا اب جنم کا ٹیکا تحریری جہالت قابل شرم ہے ولکن الوہابیۃ قوم لا یعقلون میں یہہ نہیں کہتا کہ سردار کو سردار یا خداوند عالم کے بعد۔ کیا دہر گھسیٹا ہے کہ گمراہوں نے اہلحق کے مقابل اس سے زیادہ بدحواسی دکھائی ہے۔

کہنا یہ ہے کہ مسئلہ علم غیب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگرچہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا جس سے انکار کی کسی میں جرأت ہوتی۔ دنیا کا ہر چھوٹا بڑا مسلمان جانتا ہے کہ حضور نے قبر وحشر کے حالات برزخ کے تمام واقعات جو کچھ بیان فرمائے سب غیب کی باتیں ہیں کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کو ایمان بالغیب کا حکم دیا گیا ہے اور ایمان کا مرتبہ علم کے بعد ہے مگر ایک دشمن اسلام کو ان کھلی ہوئی باتوں پر توجہ کرنا کیا ضرور کہ من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔

دھلوی جی امام الطائفہ اس مسئلہ میں یوں ریز کرتے ہیں کہ" پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات اون کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے (تقویۃ الایمان صنا) معاذ اللہ اس حرکت کو دیکھئے کہ اگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی عطا سے مانے جب بھی شرک ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی صفت غیر خدا کیلئے ثابت کرنا ہے (کما ھو مشھود فیما بینھم) تو اوس کے طور پر اللہ تعالیٰ کا علم بھی کسی کی عطا سے ہے جب تو دوسرے کیلئے عطائی ماننا شرک ہوا۔

سرکار رسالت کی عداوت میں دربار الوہیت کو بھی نہ چھوڑا سچ ہے ما قدروا اللہ حق قدرہ۔ جب علمار اہلسنت وجماعت نے اس خباثت کی خبر لی تو طائفہ نے واقعات جزئیہ احادیث سے تلاش کر کے یقینی[ع] طور پر حکم لگا دیا۔ کہ فلاں بات کا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم نہ تھا۔ آیات قرآنیہ میں سے چند آئتیں جنمیں علم غیب الٰہی جل وعلی کا ذکر ہے دیکھیں اور دوسری آیتوں سے جنمیں علم غیب نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم کا بیان ہے آنکھیں بند کریں۔ خوارج کیطرح ان الحکم الا اللہ حکم نہیں سوا اللہ کے لئے اس کی تلاوت کی اور آیہ مبارکہ فابعثوا[ع]

ع حالانکہ کتب عقائد میں ہے کہ لا عبرۃ بالظن فی باب الاعتقادیات بالخصوص جب کہ نصوص کے خلاف ہو خود انبیٹھوی عقائد میں نص قطعی کا مطالبہ کرتا ہے مگر یہ سب کچھ دربار رسالت کے لئے شیطان کے لئے اونہیں حدیث کافی ہے اور توہین دربار رسالت کے لیے حدیث احاد مفید ظن وہ بھی بر بنائے ظن فاسد باوجود اسکے مخالف نص قطعی ہونیکے وہابیوں کے لئے کافی ہے۔ جب دیکھو غلط صحیح حدیث پڑھکر قرآن کا رد کرتے رہتے ہیں ۱۲

ع بعض مرجومی تخمی اس توجیہ خوارج کی تائید میں کہتے ہیں کہ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے خوارج کا ثبوت زبردست تھا کیونکہ پہلے آیت میں حکم دینی مراد ہے اور دوسری میں دنیوی ان نافہموں کے نزدیک اپنے مطلب کے وقت عبادت ومعاشرت ومناکحت کو دین سے کچھ تعلق نہیں اور جب مسلمانوں پر شرک کا فتویٰ دینا ہوا تو اشراک فی العادۃ ہی ذکر کر ڈالا۔ دیکھو تقویۃ الایمان

حکما من اھلہ وحکما من اھلھا ایک حکم مرد کیطرف سے بھیجو اور ایک حکم عورت کیطرف سے اسکا تذکرہ بھی نہ کیا۔ قرآن کریم میں بیسوں جگہ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے صفات بیان فرمائے اور پھر اپنی عطا سے اپنے بندوں کے لئے بھی ثابت فرمایا۔ مگران ایک آنکھ والوں نے ایک کو مانا دوسرے سے انکار کیا۔ افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض۔ ان اگلے پچھلے وہابیہ دیوبندیہ کا وتیرہ یہی ہے اس دجالیت کو علماء اہلسنت وجماعت دامت برکاتہم نے دیکھکر عقیدہ حقہ کی تشریح فرمائی کہ عقیدہ علم غیب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے دو جزو ہیں ایک یہ کہ آپکو علم غیب اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے بغیر تعین مقدار کے اسنا ضروریات دین سے ہے اسکا منکر کافر ہے دوسرا جزء علم ما کان وما یکون ہے کہ گمراہوں نے مرض توہب کے سبب اس سے سخت انکار کیا ہے اور یہاں تک جراٴت کی ہے کہ ابلیس ملعون کے علم کو نص سے ثابت مانکر حضور اقدس اعلم الخلائق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو اوس ملعون کے علم سے گھٹایا اور صاف کہدیا کہ شیطان وملک الموت کو یہہ وسعت (علم) نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ صفحہ ۵۱) اس خباثت کو دیکھیے کہ شیطان کیلئے صرف نص ہونا کافی ہے اور فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے نص قطعی کی ضرورت ہے اور اس کفر کو ملاحظہ فرمائے کہ شیطان کیلئے وسعت علم ماننا ثابت ہے اور فخر عالم کیلئے وہی وسعت مانو تو شرک ہے۔ حالانکہ جو صفت غیر خدا کیلئے ماننا شرک ہے وہ ہر جگہ شرک ہے۔ خواہ وہ غیر کوئی ہو۔ تو اوس کے طور پر شیطان شریک الوہیت ہے۔ یاد رہے کہ تنقیص شان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ گستاخی دربار الٰہی

ﮯ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دجال کانا ہوگا۔ ۱۲

جل وعلی تک لیجاتی ہے اسی لئے علماء حرمین طیبین نے اس قائل پر کفر کا فتویٰ دیا کہ ہزار جل کھیلتا ہے مگر یہ دھبہ اور داغ نہیں چھوٹتا المہند میں بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے مگر ارتداد کا بُرا ہو بجائے اس کے کہ رکیک سہی سگر سخن سازی کرتا اس پر زور دیا کہ بیشک علم نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم علم شیطان سے کم ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ اور اپنے نزدیک علم رسول گھٹانے کیلئے معلومات کی خرابی سے استدلال کیا ..... دھن نے اس امر کو ظاہر کیا ہے کہ کیڑے مکوڑے اور گندی چیزوں کا علم ابلیس ہی کیلئے مناسب ہے۔ حضور کے علوم شریفہ کی شرافت کا تقاضا ہے کہ ان چیزوں کا علم آپکو نہ ہو۔ اس نادان نے لکھہ تو دیا اور اتنا نہ سوجھا کہ اس دلیل ذلیل کی بدولت تجھ کو علم الٰہی سے علم ابلیس کو بڑھانا پڑیگا کہ علم الٰہی اوس کی صفت ہے جسکی پاکی و شرافت تو غیر خدا کے علوم سے بہت بڑھی ہوئی ہے لہذا گندے معلومات سے وہ بھی جاہل ٹھہرا سچ ہے ما قدروا اللہ حق قدرہ۔ سبحان اللہ عما یشرکون۔

اس ناسمجھ کو تو اتنا ہی نہیں معلوم ہے کہ شے ذلیل کا علم ذلیل نہیں ہوتا۔ علم کسی شے کا ہو اچھا ہی ہے۔ کیا نہیں سُنا کہ علم شے بہ از جہل شے۔ کیا کسی انسان کیلیے باعث فضیلت نہیں کہ تحقیقات اطبا و تدقیقات فلاسفہ و تنقیدات اہل اورباؑ و احساسات حیوانات و خفیات اسرار کائنات و واقعات جمیع موجودات و حالات کرہ ارض و سموات کو جانتا پہچانتا ہے ہر عاقل اس کو مدح کہیگا بشرطیکہ انبیٹھو کی ہوا نہ لگی ہو۔

اب وہ بے علم دیکھے کہ جن معلومات کا اوس نے تذکرہ کیا ہے وہ انھیں کلمات مدح میں داخل ہیں یا نہیں اور وہ اسی مدح کو ابلیس کے لئے مانکر

ؑ یوروپ کو عرب میں اوربا کہتے ہیں۔ ۱۲

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کمال[۱] کی نفی کر کے ابلیس کو شریک الوہیت بناکر کافر ہوا یا نہیں۔ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔

اس انبیٹھوی نے تو عداوت رسول میں یہاں تک بکدیا کہ "شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں" (براہین قاطعہ صہ ۵۱) اول تو اس مدعی علم کو روایت وحکایت کی تمیز نہیں۔ پھر اس ڈھٹائی کو دیکھئے کہ شیخ محقق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بندہ ام نمیدانم انچہ در پس این دیوار است جوابش آنست کہ این سخن اصلے ندارد و روایت بداں صحیح نشدہ۔ کیوں جی کچھ آنکھیں کھلیں شیخ محقق جسکو بے اصل فرماتے ہیں بیحیائی کا برا ہو تم آنکھ سے آنکھ ملاکر اوسی کو اون کے سر تھوپتے ہو۔ درحقیقت بغض رسول[۲] نے وہابیوں دیوبندیوں کو اندھا کر دیا ہے۔ اب ہے کسی وہابی دیوبندی انبیٹھوی گنگوہی تھانوی نانوتوی مونگیری اسکولی جنگلی آبجہانی وانجہانی میں کچھ کلیجہ وجگر کہ اس افترار کا جواب دے سکے۔ اور عبارت خبیثہ براہین قاطعہ کو مانکر ابلیس کو شریک الوہیت اور اوس کے علم کو علم رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے زیادہ نہ ہونا ثابت کر دے اور جب نہیں تو رسول پر افترار ائمہ پر افترار پھر سب سے بڑھکر اللہ و رسول جل وعلی وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار کی گستاخی کرکے اب سخن سازی سے کیا کام چلے گا۔

نسیم الریاض میں ہے۔ من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[۱] کون کمال؟ علم کہ نبوت کی حقیقت میں داخل ہے حق تعالیٰ اپنے محبوب کے لیے فرماتا۔ یعلمکم مالم تکونوا تعلمون۔ نبی تم کو وہ سکھاتے ہیں جسکو تم نہیں جانتے تھے ۱۲

[۲] کہ بغض رسول اور حب توہین رسول ایک ہی ہے۔ اور حبک الشیٔ یعمی و یصم مشہور ہے ۱۲

فقد عابه ونقصه فهو ساب والحکم فیه حکم الساب من غیر فرق لا نستثنی منه صورة هذا کله اجماع من لدن الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم ترجمہ جو کسی کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتائے اوس نے بیشک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور حضور کی شان گھٹائی تو وہ گالی دینے والا ہے اور اوس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والا کا ہے اصلا فرق نہیں اسمیں ہم کسی صورت کا استثنا نہیں کرتے اور ان تمام احکام پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ سے ابتک برابر اجماع ہے۔

یہ تو گنگوہی[۵] اور انبیٹھوی کی جدت تھی۔ تھانوی جی اشرفعلی بولے کہ ابلیس تو اس جماعت کا بہت بڑا عالم ہے اوس سے علم رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم گھٹانا اوس کے قلب کو اتنی تنقیص دربار رسالت سے تسکین نہ ہوئی۔ لہذا صاف دہر گھسیٹا کہ "آپکی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنوں بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان مطبع مجتبائی دہلی صـ۷) اس نے پہلے تو علم غیب کی دو قسمیں کیں علم کل وعلم بعض اور پھر علم بعض کی قسمیں علم کثیر وعلم قلیل کو چھوڑ دیں کہ اوس کو تو دربار رسالت میں منہ کالا کرنا ہے اگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم کثیر مان لے تو زید وعمرو کے علوم سے تشبیہ کیسے دے سکتا۔ پھر

---

[۵] گنگوہی جی براہین قاطعہ پر بطور تقریظ لکھتے ہیں۔ رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب براہین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا الحق کہ بندہ (دیعا) کے نزدیک یہ رد اور جواب کافی اور الزام و حجت وافی ہے پھر آگے چل کر انبیٹھوی کی مدح خوانی کی ہے کہ تو مرا حاجی بگوئی من ترا حاجی بگویم ۱۲۔

یہہ جان بوجھکر کہ کوئی مسلمان حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو عالم کل مغیبات نہیں جانتا کہتا ہے کہ جب حضور عالم کل غیب نہیں بلکہ یہاں " بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور کی کیا تخصیص ہے " دیکھو صاف طور سے فضیلت علم کہ بہترین کمالات نبوت سے ہے اسمیں نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی تخصیص نہیں مانتا۔ مگر دشمنی کی آگ ابھی نہیں بجھی کہتا ہے " ایسا علم غیب زید وعمرو کو حاصل ہے " اب بھی تسکین نہ ہوئی کہ بعض زید وعمرو بہت پڑھے لکھے ہوتے ہیں۔ کہتا ہے " بلکہ ہر صبی ومجنوں کو حاصل ہے " ابھی تک دل ٹھنڈا نہ ہوا کہ بعض صبی اپنی زیرکی سے بہت کچھ جان لیتے ہیں۔ بعض پاگل پڑھ لکھکر دیوانے ہو جاتے ہیں کہتا ہے بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیئے بھی حاصل ہے۔ اللہ اللہ علم غیب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے تو ایسا شدید انکار اور جب تنقیص وتوہین دربار رسالت پر آگئے تو گدہے سوئر تک کیلیئے علم غیب کو مان لیا لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض پاگل کہہ اوٹھتے ہیں کہ یہاں بعض علوم کو علم رسول سے تشبیہ دی ہے نہ علوم بہائم وغیرہا کو۔ ان کم فہموں کو کون سمجھائے کہ بعض علوم کلی ہے جسکا ایک فرد علم رسول ہے۔ کلی کو فرد سے تشبیہ دینا دیوبند کی منطق ہے الانسان کزید آپ کی بولی ہے ہاں بعضیت علوم وجہ شبہ ہے مگر مشبہ اور مشبہ بہ وہی علم رسول وعلم مجانین وبہائم ہے

مجھکو المہند کے متعلق یہاں کچھ نہیں لکھنا ہے کہ خود تھانوی نے اپنی رسلیا بسط البنان میں اس کفر کی رجسٹری کردی اور بہت کچھ کفریات بکے ہیں (دیکھو

۵۷ کہ محیط ہو ممکنات وواجبات وممتنعات کو ۱۲ - حشمۃ ۵ اور ذرا علم کی تعریف کی جائے کہ جس کے سبب کچھ نہیں تو کم از کم مولوی بزاخفش ومولوی خنزیر ..... کہا جا سکے۔ ۱۲

وقعات السنان اور ادخال السنان) یہاں تو میں ایک مختصر سی بات عرض کروں کہ حفظ الایمان میں عقیدہ علم غیب کی بحث ہے اور علم غیب جس کے لیے ثابت کیا وہ بھی بطور عقیدہ ہے اور جس سے نفی کی وہ بھی بطور عقیدہ ہے تو علم غیب بہائم وحیوانات یہہ وہابیوں دیوبندیوں کا عقیدہ ہے۔ اور ثبوت عقیدہ کیلئے کیا چاہیئے؟ ابھی سن چکے کہ انبیٹھوی نص قطعی مانگتا ہے۔ خود گنگوہی جی وانبیٹھوی جی تصریح کرتے ہیں کہ "عقائد مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہوجائیں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں لہذا اوس کا اثبات اوسوقت قابل التفات ہو کہ قطعیات سے اوس کو ثابت کرے۔"

اب ہے کسی تھانوی وہابی دیوبندی انبیٹھوی مونگیری گوہی جنگلی دریائی میں کچھ ہمت وجگر کہ سوئر اور بھینس کا علم غیب نص قطعی سے ثابت کردے۔ اور جب نہیں اور یقیناً نہیں تو جمیع حیوانات وبہائم کا لفظ محض تنقیص شان رسالت ہی کیلئے تو دہر گھسیٹا ہے لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم غرض ان مرتدین کے نزدیک ابلیس ملعون کو علم غیب حاصل ہے بلکہ گدہے سوئر تک کیلئے یہہ عقیدہ ثابت مگر رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کیلئے ماننا شرک ہے قاتلھم اللہ انی یوفکون۔

جب علمائے اہلسنت دامت برکاتہم کی اس بے پناہ داروگیر سے بچاؤ کی صورت نہ نکلی تو اسیران کفر وارتداد کو مکر کی سوجھی اور فریب دینے کے لئے فقہائے کرام

ع اے لیجئے حدیث احاد اگرچہ خلاف نصوص قطعیہ نہ ہو پھر بھی غیر مفید بلکہ نا قابل التفات ہے اور جب سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کمال کی نفی منظور ہوئی تو احادیث احاد سے تقویۃ الایمان کھودی بلکہ منگھڑت حکایت تک نہ چھوڑی اور صاف کہدیا کہ سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیوار پیچھے کا بھی علم نہیں۔ ۱۲

کے اس ارشاد سے استدلال کیا کہ "جس نے نکاح کیوقت شاہدین بجائے انسان حاضر کے اللہ ورسول جل وعلی وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو شاہد بنایا وہ کافر ہے" کہنے لگے اگر رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو علم ما کان وما یکون ہوتا تو اس گواہ بنانے سے کفر کیوں لازم آتا۔ ان مدعیان علم واجتہاد کے اس استدلال پر اہل علم وعقل جسقدر مضحکہ کریں بجا ہے۔ بھلا بتایئے کہ اگر اس وجہ سے کہ شریعت مطہرہ نے مجلس نکاح میں شاہدین کا حضور ظاہری اور اپنے جنس سے ہونا ضروری فرما دیا ہے اور اگر اس حکم کی نافرمانی کرکے اللہ تعالی کو اور رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو کسی نے شاہد بنایا اور اوسپر اس کے سبب بعض^عہ^ فقہاء کرام نے کفر کا فتوی دیا تو اس میں عقیدہ علم غیب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا کفر ہونا کہاں سے نکلا۔ کیا وہابی یہ بھی کہدیگا کہ اللہ تعالی کو عالم الغیب کہنا بھی کفر ہے کیونکہ مجلس نکاح میں جو اوسکو شاہد قرار دے اوس کو فقہا نے کافر لکھا ہے ع بریں عقل و دانش بباید گریست ع

حال ایمان کا معلوم ہے بس جانے دو

میں نے ناحق تعجب کیا حالانکہ اللہ تعالی کا جاہل بالفعل ہونا اسمعیل دہلوی ظاہر کر چکا ہے کہتا ہے "غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہئے جان لیجئے یہ اللہ صاحب^عہ^ کی ہی شان ہے" یعنی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالی غیب کو جب چاہے جان لے ابھی سب غیوب نہیں جانتا کہ اگر سبکو جانتا ہوتا تو اس کے کیا معنی کہ "جب چاہئے جان لیجئے"۔ یہہ سب اس لئے کہ گستاخی دربار رسالت

عہ اور یہہ بھی یاد رہے الفتیا علی خلاف الجمہور جھل وخرق للاجماع جمہور کے خلاف فتوی دینا جہل ہے اور اجماع کو چاک کر ڈالنا ہے ۱۲

عہ قال اللہ تعالی ما اتخذ اللہ صاحبۃ ولا ولدا جب اللہ تعالی کے لئے صاحبہ نہیں تو صاحب اوس کو لکھنا سخت بیباکی ہے۔ ۱۲

کا نتیجہ توہین دربار الوہیت ہے۔ جب وہابیوں نے دیکھا کہ اس طرح بھی کام نہیں چلتا تو آج یہہ سوجھی ہے کہ "جناب سردار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باوجود اس کے کہ خداوند عالم عالم الغیب ہے عالم الغیب کہنا ضروریات دین سے ہے یا نہیں"

وہابیو! سنو اور گوش ہوش سے سنو (جس سے تم محروم ہو) کہ لاریب اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادہ ہے اور بیشک اوس نے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو بھی علم غیب عطا فرمایا ہے۔ اب اگر سوال کا منشا یہہ ہے کہ لفظ عالم الغیب کا رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم پر شریعت نے اطلاق کیا ہے یا نہیں اس کے متعلق بارہا کہا گیا کہ نہیں مگر اس سے پھولو نہیں۔ کیا تم کو نہیں معلوم کہ شریعت میں حصول شے اور چیز ہے اور اطلاق لفظ اور چیز ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لایعلمون اللہ ہی کے لئے عزت ہے۔ اور اوس کے رسول کیلیے اور ایمان والوں کے لئے لیکن منافق لوگ نادان ہیں دیکھو کہ قرآن کریم نے عزت وجلالت حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیان فرمایا۔ باوجود اس کے غیر خدا کیسا تھہ لفظ عزوجل کا اطلاق شریعت نے نہیں کیا کیونکہ لفظ عالم الغیب ہو یا لفظ عزوجل سوا اللہ تعالیٰ کے عرفاً کسی کے ساتھ نہیں مستعمل ہے لہذا ان لفظوں کو شرعاً ایک خصوصیت اللہ تعالیٰ سے حاصل ہے۔

ابھی نہ سمجھے ہو تو یوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الرحمن علم القرآن رحمن نے سکھایا قرآن کو۔ باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کو معلم القرآن کہنا منع ہے کہ یہہ تو

؎ یہہ منطق نہیں ہے شریعت ہے یہ نہ کہو کہ مبدا حاصل تو مشتق صادق اور اگر منطقی بحث منظور ہے اور شریعت کا لحاظ نہیں ہے تو عالم الغیب کا باعتبار منطق اطلاق بھی صحیح ہے ۱۲

میانجی کو عرفاً کہتے ہیں۔ اسی مسئلہ علم غیب کو لو اور بتاؤ لفظ علامۃ میں علم کا کتنا مبالغہ ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ کو علامۃ الغیوب کہنا ناجائز ہے تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو علم غیب ہی نہیں ہے۔ کچھ تو اہل علم سے ایسی باتیں کرتے شرم آجایا کرے مگر اے توبہ شرم کہاں۔

کیوں حیا کا لگا دُجی کو گھن
بیحیا باش ہرچہ خواہی کُن

سچ فرمایا نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذا لم تستحی فاصنع ما شئت رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اگر سوال کا منشا یہ ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو علم غیب حاصل ہے یا نہیں ہے تو اس کے متعلق بارہا کہا گیا کہ ہاں ہاں بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل ہے جو کہے کہ کسی ایک غیب کا بھی آپکو علم نہ تھا وہ کافر ہے۔ رہا یہ امر کہ کتنا حاصل ہے؟ دلائل قویہ و براہین شرعیہ سے ثابت ہے کہ آپکو علم ما کان[1] و ما یکون حاصل ہے۔ اس کو شرک و کفر کہنا ضلالت ہے۔ قرآن کریم میں حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے۔ عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول ترجمہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے تو نہیں مسلط فرماتا ہے اپنے غیب پر کسیکو لیکن برگزیدہ رسولونکو دوسری جگہہ فرماتا ہے ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء ترجمہ نہ تھا اللہ کہ مطلع کرے تم کو غیب پر لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جس کو چاہتا ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے وما ھو علی الغیب بضنین ترجمہ اور نہیں ہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب پر بخیل (یعنی جو پوچھو گے بتائیں گے)

---

[1] بعض مرجوی رجی عاجز ہو کر علم ما کان و ما یکون مانتے ہیں مگر تا بہ بعض ما کان و ما یکون کرتے ہیں اور یونانیوں کے بھروسہ اپنی جہل و تختیل زدہ زبانی ستہ ما کان و ما یکون کو قضیہ مہملہ ٹھہراتے ہیں ان جاہلوں کو اتنی خبر نہیں کہ اصول شریعت میں ما موجبہ کلیہ کا سور ہے ۱۲

یہاں تک تو مقدار سے سکوت ہے اب آگے سنو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ونزلنا علیك الکتاب تبیانا لکل شیئ اوتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے دوسری جگہ فرماتا ہے ماکان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیئ ترجمہ قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور ہر شے کا جدا جدا بیان۔ ایک جگہ فرماتا ہے مافرطنا فی الکتب من شیئ ترجمہ ہم نے کتاب میں کوئی چیز اوٹھا نرکھی۔ اب سنو کہ جب قرآن مجید ہر شے کا بیان ہے اور وہ بھی روشن پھر وہ بھی مفصل۔ اور مذہب اہلسنت میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطہ میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابت لوح محفوظ بھی ہے تو یقیناً یہ بیانات محیط اُسکے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئے۔ اب یہ دیکھو کہ لوح محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وکل صغیر وکبیر مستطر ترجمہ۔ ہر چھوٹی بڑی چیز سب لکھی ہوئی ہے دوسری جگہ فرماتا ہے وکل شیئ احصینٰہ فی امام مبین ترجمہ ہر شے ہم نے روشن پیشوا میں جمع فرمادی ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے ولا حبۃ فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ترجمہ کوئی دانا نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہے۔ اور اصول[عـہ] میں مبرہن ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی میں مفید عموم ہے اور لفظ کل[عـہ] تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل ہی نہیں ہوتا اور عام افادہ

عـہ بعض بخوی نجی وہابی کہتے ہیں کہ ان اصول کو ہم نہیں مانتے اون جیسوں نے کچھ اور اصول گڑھے ہوں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ ۱۲

عـہ شرعاً یہ موجبہ کلیہ کا سور ہے ۱۲

استغراق میں قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گے بے دلیل شرعی تخصیص وتاویل کی اجازت نہیں ورنہ شریعت سے امان اوٹھہ جائے نہ حدیث احاد اگرچہ کیسے ہی اعلیٰ درجہ کی صحیح ہو عموم قرآن کی تخصیص کرسکے بلکہ اوس کے حضور مضمحل ہوجائے گی بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے نازل نہیں کرتی نہ اوس کے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہوسکے۔ تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسے نص صریح قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام موجودات ومکتوبات لوح محفوظ وماکان ومایکون کا علم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔

اور یہہ تو ظاہر کہ مدح مذکور کل قرآن پاک کی ہے نہ کہ کسی آیت وسورت کی لہذا قبل نزول تمامی قرآن کریم کے بعض واقعات کا نہ جانتا یا بعض منافقین کا پوشیدہ رہنا یا بعض انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ نہ ہونا منافی آیات مذکورہ نہیں ہے۔

اب ہر کسی دہابی دیوبندی تہانوی انبٹھوی مونگیری مرجومی نجمی نجومی میں کچہہ برائے نام بہی ہمت وجگر کہ کسی آیت یا حدیث متواتر یقینی الافادہ سے یہہ ثابت کردے کہ بعد نزول تمامی قرآن پاک کے بہی حضور کو فلاں بات نہیں معلوم تہی فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان اللہ لا یہدی

ع یہہ اون نادانوں کیلئے ہے جو عموم آیت کی تخصیص خود کردیتے ہیں ۱۲ منہ ع حدیثوں سے استدلال کرنے والے دہلوی دہر دہابی کے لئے یہہ ہے ۱۲ منہ ع یعنی جب اللہ تعالیٰ فرما چکا کہ واقع میں قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے تو یہہ تخصیص کہ فلاں چیز نہیں ہے حقیقۃً پہلی بات کی تکذیب ہے اور کذب الٰہی محال ہے اگرچہ دہابی مانے ۱۲ اللمعۃ ع یہہ اون لوگوں کے لئے ہے جو اپنی عقل سے کہدیتے ہیں کہ یہاں مراد اشیاء متعلقہ بہدایت ہیں ۱۲

کید الخائنین تو اگر ایسا نہ کرو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ دغا بازوں کے مکر کو راہ نہیں دیتا۔

الحمد للہ تعالیٰ کہ آیات قرآنیہ سے نہ صرف مطلقاً علم غیب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ حضور کیلئے علم ما کان وما یکون ثابت وروشن ہو گیا۔

اگرچہ اب ضرورت نہیں مگر تبرکاً ایک ایک حدیث صحیحین بخاری شریف ومسلم شریف سے نقل کر دوں صحیح بخاری شریف میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قام فینا النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم ترجمہ ایکبار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے تو ابتدائے آفرینش سے لیکر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ جانے تک کا حال ہم سے بیان فرما دیا۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے صلی بنا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظھر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس فاخبرنا بما کان وبما ھو کائن فاعلمنا احفظنا ترجمہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح پڑھا کر منبر پر تشریف لیگئے اور خطبہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا اوتر کر نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لیگئے اور خطبہ فرماتے رہے یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا اوتر کر نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لیگئے اور

۵۷ بعض وہابی خارجی کہ عقیدہ علم ما کان وما یکون شیعوں کا عقیدہ ہے دیکھیں وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ودیگر صحابہ کرام وائمہ اہلسنت وخود سرکار رسالت بلکہ جناب رب العزت کو کیا کہتے ہیں۔ ۱۲

خطبہ فرماتے رہے یہانتک کہ آفتاب ڈوبگیا اوس دن حضور نے ما کان و ما یکون بتادیا ہم میں علم زیادہ اوسے ہے جسے زیادہ یاد رہا۔

اسی مضمونکی حدیث شریف بہتیرے صحابہ کرام سے ترمذی شریف میں مروی حتی کہ شفاء شریف میں فرمایا وما اطلع علیہ من الغیوب فما کان وما یکون والاحادیث فی ھذا الباب بحر لایدرک قعرہ ولاینزف غمرہ وھذہ المعجزۃ من جملۃ معجزاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المعلومۃ علی القطع الواصل الینا خبرھا علی التواتر ترجمہ اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطلع و آگاہ تھے غیوب ما کان و ما یکون سے اور حدیثیں اس بارے میں دریائے ناپیدا کنار ہیں اس معجزہ علم غیب کا ہم کو علم قطعی حاصل ہے کہ حدیثیں اس مضمون کی متواتر ہیں۔

الحمد للہ تعالیٰ کہ احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ جو حد تواتر کو پہونچی ہیں اور مفید قطع و یقین ہیں اون سے بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے علم ما کان و ما یکون ثابت و روشن ہے اور کسی وہابی دیوبندی گنگوہی انبیٹھوی تھانوی مونگیری مرچوی نجدی میں اتنی سکت نہیں کہ اس کے خلاف کوئی حدیث متواتر یقینی الافادہ لا سکے وللہ الحمد ائمہ کرام مثلاً امام قسطلانی و امام عینی و امام نووی و ملا علی قاری شراح حدیث نے علم ما کان و ما یکون کی تصریح فرمائی (دیکھو شرح بخاری و مسلم وغیرہ) کیا خوب فرمایا امام محمد بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے

۵۷ امام قاضی عیاض علیہ رحمۃ الغیاض فرماتے ہیں کہ اس مضمون کی حدیث متواتر ہمارے پاس ہے جو کافی ثبوت ہے حدیث متواتر کے وجود کے لئے اور تواتر مفید قطع و یقین ہے حتی کہ اوس سے قرآن پر زیادتی ہوتی ہے کما لا یخفی ۱۲

فان من جودک الدنیا وضرتہا　　ومن علومک علم اللوح والقلم

یارسول اللہ آپکے خوان کرم کا ایک حصہ دنیا و آخرت ہے　　اور آپکے علوم کا ایک حصہ علم لوح وقلم ہے

ہاں ان سب کا مختصر سا جواب طائفہ دیوبندیہ خذلہا اللہ تعالیٰ یہہ دیسکتا ہے کہ قرآن کریم میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا حدیث شریف میں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اس لئے حجت نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی تعریف کی ہے اور مبالغہ کیا ہے چاہنے والا محبوب کی تعریف میں جانے کیا کیا لکھہ جاتا ہے اور حدیث میں خود حضور نے جو فرمایا تو ہر ایک اپنی تعریف ہی کرتا ہے رہے فقہا و محدثین وہ سب تو ہمیشہ کے مشرک ہیں قاتلہم اللہ انی یوفکون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اب عقیدہ حقہ اہلسنت وجماعت سنو اور علم الٰہی جل وعلی وعلم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرق سمجھو۔ اللہ تعالیٰ کا علم ازلی ہے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا ذاتی ہے کسیکے سکھائے سے نہیں ہے غیر تدریجی ہے ہر معلوم ہمیشہ سے معلوم ہے غیر متناہی ہے اوس کی کوئی حد و انتہا نہیں ہے محیط ہے کوئی ممکنات و واجبات ومحالات غرض موجودات ومعدومات سے خارج علم الٰہی سے نہیں ہے غیر قابل الذہول ہی بھول چوک ناممکن ہے اور رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا علم حادث ہے پہلے نہ تہا پہر ہوا عطائی ہے اللہ تعالیٰ کے دینے سے ہوا تدریجی ہے آہستہ آہستہ ترقی کرتا رہا متناہی ہے کہ باوجود کثرت ووحدول سے محدود ہے غیر محیط ہی کہ محالات وواجبات غیر متناہی ہیں اوس کو متناہی گھیر نہیں سکتا ممکن الذہول ہے کہ بعض وقت توجہ نہ فرمانے سے خیال نہ رہا جو دلیل علم ہی مولانا

ع یہہ قیصر الوہابیہ کا جواب ہی کہ ڈہٹائی سے لکھہ گھسیٹا تہا کہ صوفیائے کرام کی نزدیک علم غیب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثابت نہیں ان احمقوں نے صوفی اپنے تصنیف کردہ پیروں کو سمجھہ رکھا ہے ۱۲

رومی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

گرچہ ہر غیبے خدا مارا نمود ✿ دل بایں سلعت بخود مشغول بود

اب بعض واقعات جزئیہ جو زمانہ نزول قرآن میں ہوئے اور حضور نے اودہر توجہ نہ فرمائی یا معلوم نہ تھے یا یہہ فرمانا کہ آیندہ زمانہ میں فلاں امر کا مجہہ سے ذہول ہوگا (جو کہ دلیل علم ہے) اون سے استدلال جنون وجزاف ہے اور فقہار کرام کے ارشاد کہ بلا تعلیم الہی حضور کو عالم مغیبات سمجہنا کفر ہے اس سے استدلال حماقت نادانی ہے یا فریب و بے ایمانی تف بریں ملائی دہزار تف بریں بددینی۔

یہیں سے معلوم ہوگیا کہ آیات حصر سے قطعاً یقیناً علم ذاتی ومحیط وانلی مراد ہے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے کسیکو بلا تعلیم ہمیشہ سے ہر معلوم کا علم نہیں ہے اور آیات مثبتہ علم غیب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے مراد علم عطائی ہے کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو بعطاے الہی علم غیب حاصل ہے۔

تو جواب سوال یہہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم عالم غیوب کثیرہ اور عالم مغیبات اور عالم ماکان ومایکون ہیں۔

ہاں جو علم رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم ابلیس سے گھٹائے علوم بہائم وحیوانات سے تشبیہ دے وہ کافر ہے اور اوس کے عقیدہ پر مطلع ہوکر جو اوس کو پیر۔ ملا وغیرہ سمجھے وہ بہی کافر

اور جناب مولوی محمد علی صاحب! مناظرہ بھاگلپور سے آپکا اون میں سے ہونا صاف وظاہر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

عہ کون نہیں جانتا کہ جب زید کہے میں بہول گیا تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اوس کو علم تہا کیونکہ جب معلوم ہی نہ تہا تو کہنا چاہیئے کہ میں نہیں جانتا۔ ۱۲

عہ۔ مثلا لا یعلم الغیب الا ہو۔ ۱۲

قولہ ۳۲ خداوند عالم کو جسطرح پر ہر جگہ حاضر وناظر سمجھتے ہیں ایساہی جناب سالتماب صلی اللہ علیہ والسلم کو حاضر وناظر سمجھ سکتے ہیں یا نہیں

اقول ومنہ تعالی الوصول جناب مولوی محمد علی صاحب! ذرا دیکھئے تو۔ بھلا جب یہی مکر وفریب کے جل کھیلنے تھے اور یوں ہی حرف تشبیہ (ایسا) لانا تھا تو یوں کیوں نہ پوچھا کہ خداوند عالم کو جسطرح سمجھتے ہیں ویساہی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی سمجھ سکتے ہیں یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ کوئی مسلمان اوس معبود برحق واجب الوجود کا سا کسیکو نہیں سمجھتا ہر مسلمان کہدیگا کہ نہیں بس انھیں کہنے کو ہو جائیگا کہ دیکھو حضور کو مثلا حاضر وناظر اہلسنت بھی نہیں کہتے مگر یاد رہے کہ اب دنیا نے طائفہ مخذولہ کے تماشے دیکھکر خوب سمجھ لیا ہے کوئی چال کام نہ دیگی۔ میں اس مضمون کو طول دیتا مگر اختصار کا خیال قلم روک لیتا ہے۔ اصل مسئلہ یہہ ہے کہ اللہ تعالی حاضر وناظر ہے لیکن اسطرح کہ اوس کا معاذ اللہ کوئی جسم ہے اور وہ کسی مکان میں کسی زمانہ میں کسی جہت میں ہے یہہ کفری بولی وہابیوں کا مذہب ہے اسمٰعیل دہلوی امام الطائفہ اپنی کتاب ایضاح الحق میں لکھتا ہے تنزیہہ او تعالی از زمان ومکان وجہت واثبات رویت بلاجہت ومحاذات از قبیل بدعات حقیقیہ است یعنے اون کے طور پر اللہ تعالیٰ زمان و مکان وجہت کا محتاج ہے اور ہم اہلسنت وجماعت کے نزدیک اللہ تعالے غنی مطلق ہے اللہ تعالیٰ کا حاضر وناظر ہونا باعتبار حضور علم کے ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حاضر وناظر بنایا ہے یہاں پر حضور بجسمہ کہنا بھی قابل انکار نہیں ہے۔

حافظ الشان امام علامہ شیخ علی نور الدین حلبی نے اپنی معروف کتاب تعریف اہل الاسلام والایمان بان سیدنا محمدا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم لا یخلو منہ

مکان ولازمان میں خاص اس مسئلہ کو ثابت وروشن فرمایا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ قبر میں نکیرین چند سوال کرتے ہیں مَنْ رَبُّكَ تمہارا رب کون ہے مَادِيْنُكَ تمہارا دین کیا ہے مَا تقول فی ھذا الرجل ان کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ یہ نہیں سوال ہوتا کہ مَن نَبِيُّكَ تمہارا نبی کون ہے اور ھذا اسم اشارہ ہے اور مشار الیہ کا موجود فی الخارج ہونا اوس کے معنی حقیقی ہیں جس سے بلاوجہ عدول جائز نہیں ہے۔ جس سے ظاہر کہ قبر میں نظارہ جمال باکمال حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرایا جاتا ہے اور یہہ تو ظاہر کہ ایک وقت میں زمین کے مختلف حصوں میں کتنے مردے ہوتے ہیں کہ جن سے ایک ہی وقت یہہ سوال ہوتا ہے جو روشن دلیل حضور کے ہر جگہ حاضر وناظر ہونیکی ہے۔

قرآن کریم میں حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے انا ارسلناک شاھدا ای محبوب ہم نے تم کو شاہد بنا کر بھیجا۔ شاہد صیغہ اسم فاعل ہے اس کا مصدر شہادۃ اور شہود دونوں ہے اگر شہادۃ سے مانو تو شاہد کے معنی گواہ ہوئے اور شہادت کے لئے مشاہدہ ضرور ہے کہ سمعی شہادت معتبر نہیں۔ اب شاہد کے معنی ناظر ہوئے اور اگر اوس کا مصدر شہود بمعنی حضور کے ہے تو اوس کے معنی حاضر ہوئے۔ اور اصول میں مبرہن ہو چکا کہ ایسی حالت میں ہر معنی معتبر ہے تو آیت شریفہ نے بتایا کہ حضور حاضر وناظر ہیں حضرت شیخ محقق دہلوی قدس سرہ مجمع البرکات میں فرماتے ہیں " وے صلی اللہ تعالیٰ وسلم بر احوال واعمال امت مطلع است وبر مقربان وخاصان درگاہ ممد ومفیض وحاضر وناظر است "۔ نیز رسالہ ہژدہم مسمی بہ سلوک اقرب السبل بالتوجہ الی سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں " باچندیں اختلافات وکثرت مذاہب کہ دو علمائے امت ست یک کس را دریں مسئلہ خلافے نیست کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحقیقت

حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی ست و براعمال امت حاضر و ناظر و مر طالبان حقیقت را و متوجہان آنحضرت را مفیض و مربی" الحمد للہ تعالےٰ کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائم و باقی و مفیض و مربی و حاضر و ناظر ہونے پر تمام علمائے امت کا اجماع نقل فرمایا فالحمد للہ رب العلمین آیت قرآنیہ و حدیث شریف و اجماع امت سے ثابت کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں جسپر جواب سوال ۲ میں بھی روشنی پڑے گی۔ اب کوئی ان شرک فروش وہابیوں سے کہے کہ تم اپنے امام دہلوی جی کی تقویۃ الایمان جو تمہارا قرآن ہے اوس کو مانکر کہو کہ اللہ و رسول جل و علی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جمیع امت مرحومہ سب مشرک ہیں بس سب نرالے اور انوکھے تم مسلمان پیدا ہوئے ہو قاتلھم اللہ انی یوفکون

وہابیو! یاد رکھو کہ تم کو اپنے مذہب پر سیکڑوں جگہ اللہ و رسول جل و علےٰ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشرک کہنا پڑیگا اور امت مرحومہ کا مشرک ہونا تو تمہارا اصل مذہب ہے ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم شرم بایداز خدا و از رسول

قولہ مریدکو سلسلہ بیعت میں داخل کرنیکا شرعاً کیا حکم ہے

اقول مستعیناً باللہ تعالیٰ جناب مولوی محمد علی صاحب! ملاحظہ کیجیے کہ بدحواسی اور علم سے بے مائگی بھی کیا چیز ہے۔ اس سوال کے متعلق بھی بار بار پوچھا ہے کہ ضروریات دین سے ہے یا نہیں جسکا دو لفظی مختصر سا جواب یہ ہے کہ نہیں ہے اور نہ صرف یہی بلکہ افضل الاعمال یعنی نماز کا یہی حکم ہے کہ اوسکا تارک بھی باوجود شدید ترین فاسق و مستحق عذاب ہونیکے ہمارے مذہب حنفی میں کافر نہیں ہے کفر و شرک فروشی وہابیوں دیوبندیوں کا کام ہے۔ یہیں سے ظاہر کہ جہالت کیا کچھ ناگفتی کھلا چھوڑتی ہے اور اتنا وہابیوں کو کون سوجھائے

کہ جب نماز جیسی عبادت میں ہمارا تمہارا اختلاف موجود ہے کہ خیال رسول کو تم
اوسمیں گائے گدہے کے خیال میں ڈوبجانے سے بدتر کہتے اور کہنے والوں کو بُرا نہیں
جانتے خود حق سبحانہ وتعالی کو محتاج زمان ومکاں وجاہل بالفعل عیوب ونقائص
کا بالامکان محل مانتے اور ماننے والونکو برا نہیں سمجھتے ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کو خاتم النبیین یعنی آخر الانبیاء ماننے کو خیال عوام کہتے اور کہنے والوں کو کافر نہیں
کہتے ہو بلکہ مدح کرتے ہو۔ علم حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو علم ابلیس سے
گھٹاتے اور علم حیوانات سے تشبیہ دیتے اور ایسے کو کافر نہیں کہتے ہو۔ غرض جب
عقائد کفریہ کو مانتے ہو تو تم کو کیا حق حاصل ہے کہ مسلمانوں کے مسائل وہ بہی متعلق
بہ اعمال وہ بھی مسئلہ فرعیہ وہ بہی بر بنائے مسلک صوفیاء صافیہ پر اعتراض کرو۔
کیا کسی یہودی عیسائی کو حق حاصل ہے کہ وہ تعداد رکعات نماز پر اعتراض کرسکے؟
وہابیو! کہنا یہہ ہے کہ پہلے مسلمان بنو پھر حضرات صوفیائے کرام کی نیازمندی
کرو تو کچہہ بولو۔ کہ موافق الاہم فالاہم پہلے ایمان پھر اعمال کا مرتبہ ہے۔

یہہ دوسری بات ہے کہ قسمت کالکھا ایسا سوال کیا کہ اگر قلمبند کرنے پر آجاؤں
تو دیوبند سے مونگیر وبھاگلپور تک میں بکثرت مردوں کے نام گنا سکتا ہوں
جن کو وہابیوں نے مرید کرکے دار الاسلام میں اشاعت ضلالت کی بے سود
تدبیر کی ہے۔

اور ہاں خوب یاد آیا کیا جلسہ دستار بندی مدرسہ دیوبند کا حال نہیں سنا کہ جو لڑکے
پڑھکر مر گئے تھے اون کی کھوپڑی دستی تیار ہوئی جس پر دستار کی بندش ہوئی
اور سنیئے کہ یہاں تو مرید مردہ پیر زندہ ہو اس کا سوال ہے۔ یہ سنکر حیرت ہوگی
کہ مرید زندہ اور پیر ابھی نہیں یہ بہی ہو سکتا ہے کیا اویسیوں کا حال نہیں
جانتے جسکو شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی تفسیر عزیزی میں حالات

تصرفات اولیاء کرام بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں " داویسیاں تحصیل مطلب کمالات باطن ازانہا می نمایند" اور سنیے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کہ ایک موقع بیعت پر نہ تھے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دست اقدس کو تلے اوپر رکھکر بلا موجودگی حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ اوس جناب کی بیعت لی اور ظاہر کہ مردہ مریدیں یہی شبہ ہوتا ہے کہ وہ موجود نہیں تو مرید کیسے ہوسکتا ہے۔ اور اگر نشہ وہب نے اتنا چور کردیا ہے کہ عدم جواز کی علت عدم نفع ٹھہرائی ہے یعنی جب کوئی مردہ ہے تو اوسے مرید کرنے سے کیا نفع تو اس کو یاد رکھو کہ معتزلہ مخذولہ یا طائفہ تالفہ وہابیہ دیوبندیہ ہزار پیچ و تاب کھاے کہ کسی طرح ایصال ثواب بروح میت بند ہوجائے مگر کوئی مسلمان اپنے بھائی کو نفع پہونچانے سے باز نہیں آسکتا۔ اتنا تو ملایان وہابیہ بھی اپنی پیری نبھانے کیلیے کہیں گے کہ بیعت ہونا کار ثواب ہے اور اتنا ہم مسلمان مانتے ہیں کہ ایصال ثواب اموات کے لیے بے شبہ مفید ہے۔ یہ مضمون خود ایک مستقل رسالہ چاہتا ہے۔ جس کا یہہ مقام متحمل نہیں۔

ذرا کتب فقہ حنفی کا کلیہ نظر انداز نہ ہو کہ ان الاصل فی الاشیاء اباحۃ یعنی اصل ہر چیز میں اباحت ہے اور ظاہر کہ اس طریقہ بیعت کی نہی صریح شرع میں وارد نہیں ومن ادعی فعلیہ البیان تو اوس کی اصلی اباحت حاصل مگر وہابیہ اپنے مطلب کے سوا سارے احکام شریعت سے غافل۔

الحمد للہ تعالی کہ اب جواب سوال یہہ ہوا کہ اوسمیں اباحت اصلیہ تو ہے ہی بخیال نفع میت مسلم امر خیر ہے وبخیال اتباع سنت اور بھی بہتر ہے۔

مسلمانو! قابل مضحکہ امر یہ ہے کہ سوال میں لفظ بیعت لکھا ہے جس کے سبب مقابلۃً مجھے بھی کہنا پڑا ورنہ حقیقت امر یہ ہے کہ زید متلاشی شیخ اگر بغیر مرید ہوے مرگیا

عہ حدیث میں فرمایا من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ جو اپنے بھائی کو نفع پہونچا سکے تو نفع پہونچاوے ۱۲

اور اوس کے وارث جائز نے کسی شیخ وقت سے عرض کیا کہ اوس کو سلسلہ میں
قبول فرما لیجئے۔ شیخ نے اوس کی روح کو ثواب فاتحہ بخشا اور فرمایا کہ حق سبحانہ و
تعالیٰ برکات ونعمات سلسلہ سے زید کو محروم نہ رکھے تو اسمیں کچھ حرج نہیں
بلکہ تجربہ اس کے مفید ہونے پر شاہد ہے اس مضمون کو لطائف اشرفیہ یعنی
مجموعہ ملفوظات حضور غوث العالم محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف
جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنی میں بیان فرمایا ہے۔ ان ناسمجھوں
کی سمجھہ میں اولیاء کبار کے ارشادات جو خود ایک زبردست حجت ہیں کیا
آسکتے ہیں۔ کیونکہ یہہ کلمات طیبات ہیں کوئی گندہ خواب نہیں ہے کہ جب
چاہا دیکھ لیا اور کیا بتاؤں کہ کیا کیا دیکھ لیا یہہ کوئی گھریلو ... ہنیں ہے کہ جب چاہا
کر ڈالا اور کیا بتاؤں کہ کیا کر ڈالا یہ کوئی معمولی ستھی بھر چنا نہیں جسکو چبا کر گدا
گری کے بجائے درویشی کو بدنام کیا۔ ان باتوں کا سمجھنا رب تبارک وتعالیٰ کا
فضل ہے کہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ بعونہ تعالیٰ اب ظاہر ہوگیا کہ طریقہ
مسئولہ شرعاً محبوب طریقہ مطلوب ہے۔

ہاں اگر کوئی کسی شیخ کا مرید ہوا پھر شیخ نے مرید کی بداعتقادی یا سوء انجام پر
نظر کر کے چنا چوا کر نکالدیا۔ وہ مرید بہت دور جاکر اوس شیخ کا خود بخود خلیفہ
بن جائے اور پیری مریدی شروع کر دے اور اپنے اعتقادیات فاسدہ کی اشاعت
کرے اور زر کشی اوس کی غایت ہو تو یہہ یقیناً شرعاً منع ہے اور جب اجلہ مریدان
واکمل صحبت یافتگان شیخ شہادت دیں کہ شیخ نے کسیکو بھی اپنا خلیفہ نہیں
بنایا تو یہہ فعل مرید اور زیادہ قبیح لا یرتکبہ الا الوہابی السفیہ اسی طرح کوئی
نامراد کسی کا مرید ہوا اور بلا اجازت وخلافت خود ہی پیری مریدی شروع
کر دی اور اس کے بہانہ عورتوں کی بے حجابانہ ہمنشینی شروع کی حتی کہ مردوں

کی صحبت سے گھبرائے اور رات دن عورتوں میں اپنا راج پوری طور سے
سمجھکر راجہ اندر بنا رہے اور ہر وقت اپنے احکام کی پابندیوں سے عورتوں کو
قید خانہ میں ڈالے رکھے سر پر تیل پاؤں کی مالش نامحرم عورتوں سے کرائے اور
خود بنا رہے مخدوم چکی اور وہ بھی آٹے کی مشین کی چکی کے بیل کیطرح
نادھے ہے تو یہ امر قطعاً حرام ہے جو اس کو جائز رکھے شرع شریف نے اوسے
دیوث فرمایا ہے میں احکام شرع محمدی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام نقل کرتا
مگر اسی کو غنیمت سمجھو ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

قولہ ۵ مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ نے جو ارشاد
فرمایا ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ والسلم کو خدامت کہو اور سب کچھ کہو کیا
اس سے یہہ بات ہوتی ہے کہ جناب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ غفار۔ ستار
رحمان۔ رزاق وغیرہ وغیرہ کہا جا سکتا ہے۔

اقول وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق۔ جناب مولوی **محمد علی** صاحب
اس سوال کو پڑھیئے اور سب سے کہیئے کہ شرم شرم یہہ بدحواسی
ہیں کیا مُنہ سے نکل گیا۔

بجھے غلط درود شریف یا رحمت بتائے کشیدہ یا کمال بیباکی سے وغیرہ وغیرہ
گھسیٹنے پر کسی وہابی سے تعجب نہیں ہے۔ حیرت اس بات پر ہے کہ اگر کوئی
مسلمان کہے کہ وہابی دیوبندی کو مسلمان نہ کہو اور جو چاہو کہو اس سے
یہہ کہاں سے نکلا کہ اوس کو مخدوم مولوی مفتی حکیم مناظر متقی وغیرہ کہو۔
وہابیو! کیا اتنا سمجھنا بھی دشوار ہے کہ مخدوم و متقی ہونا مسلمانوں کے لئے
مخصوص ہے جو مرتد اسلام ہی سے محروم ہے اوس کو ان کلمات سے یاد کرنا
دنیا کو فریب دینا ہے اور ناسمجھی کی دلیل ہے۔

ہاں جو چاہو کہو سے ناظم چوڑی فروش منہیار عطار مختار چہوٹے مقدمت کا پیروکار وغیرہ کہنے کی اجازت نکلتی ہے۔

اگر یہی الٹی سمجھ ہے تو حضرت محقق رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے زیادہ حضرت امام محمد بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے گھبراہٹ ہوگی کہ

دع ما ادعته النصاریٰ فی نبیهم ؎ واحکم بما شئت مدحا فیه احتکم

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ نہ کہو جو نصاریٰ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو کہتے ہیں یعنی خدا کا بیٹا اور جو چاہو نعت میں بیان کرو نا سمجھ کہہ اوٹھیں گے کہ کیا اگر خدا کا بیٹا نہ کہیں تو معاذ اللہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد۔ خدا کا باپ کہیں۔ ایسی نافہمی پر خدا کی پھٹکار ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

رہا یہ ہوا باوجود اس الٹی کھوپڑی سکے تو سب کی قسمت کا مرثیہ کہو کہ وہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ جو سوا خدا کے سب کچھ کہنا نعت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم میں جائز فرماتے ہیں۔ اپنی کتاب مستطاب مدارج النبوت میں فرماتے ہیں کہ "وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتمامہ اسمائے صفات الٰہی متخلق و متصف است" حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام اسمائے صفات الٰہی کے مظہر ہیں یعنی اے وہابی تو کیا بکتا ہے ہاں ہاں اللہ یعنی واجب الوجود و معبود برحق کے سوا تو رزاق وغیرہ سب اسمائے صفات الٰہی حضور کی نعت میں باعتبار مظہریت کہسکتا ہے اگرچہ تیرے دل کی عداوت رسول والی آگ تجھکو اس کہنے سے جہنم رسید کردے۔ یہاں بہی سوخت ہوتا ہے اور وہاں تو ہمیشہ ہمیشہ جل خسر الدنیا والآخرہ سمجھے تھے کہ بڑی بات نکالی اب معلوم ہوا ہوگا ؎

مریض کفر پہ لعنت خدا کی ؎ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

موقع نہیں ہے اور اختصار تحریر مدنظر ہے ورنہ اس مضمون کو بہت زیادہ بسط سے لکھتا اور ائمہ کرام کے اقوال شریفہ سے ایک ایک صفت کے متعلق نقل کرتا کہ مثلاً سیدی علامہ عبد الکریم جیلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اما الرزاق فقد کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصفاً بھذہ الصفۃ ایضاً یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رزاق بھی تھے۔ اگر اس مضمون پر وسعت نظر مطلوب ہو تو فقیر کا رسالہ نوک تیر بر جگر بے پیر دیکھو کہ بہترے مسائل مخترعہ وہابیہ دیوبندیہ کا قاہر رد اور ان کے مذہبی شجرہ و عقائد خبیثہ کی اومیں پوری خبر گیری ہے۔ یہاں پر صرف حضرت شیخ شیوخ علماء الہند برکۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بلاد نا محقق و محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کافی ہے کہ انھیں کے ارشاد پر جو اعتراض ہے اوس کا اوس جناب نے خود ہی جواب عطا فرمادیا ہے اسی لئے کہا تھا کہ اتقوا عن فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ۔

قولہ ۶ شفا شریف کی کونسی عبارت کا یہ مطلب ہے کہ ہر بند مکان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حفاظت مکان کے لئے تشریف رکھتے ہیں۔

اقول فاعتا لجبیبہ المصطفیٰ جل وعلیٰ وسلم علیہ وصلی۔ جناب مولوی محمد علی صاحب۔ میرے نزدیک کتاب مستطاب کو شریف لکھدینا درود شریف کی غلطی کو نظر انداز کرنے کا مستحق کرتا ہے۔ غلبہ حق اسکو کہتے ہیں کہ یا تو مواطن شریفہ حضرات محبوبان بارگاہ الوہیت کو شریف کہنا بدعت و شرک تھا اور یا آج اوراق متعددہ کے مجموعہ کو شریف تو کہدیا۔ اس سے زیادہ ہیبت حق کیا ہوگی اور ہاں یہہ سوال بر بنائے جہالت ہے کہ شفا شریف کبھی نظر سے نہیں گذری یا بر بنائے وہابیت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت شریف نے دلمیں آگ لگادی۔ اگر جہالت کا اقرار ہو تو سوال کا تیور بدلا جائے اور اگر

اور اگر وہابیت کا استیصال مطلوب ہو تو اوس کی قسمت پر رو یا جائے۔

اور اس وہابیت کو کیا کہوں کہ نا سمجھی سے یا جان بوجھکر مکاری سے ایسا سوال بنایا گیا ہے کہ آج تک کسی عالم اہلسنت وجماعت نے اوس کو نہ بیان کیا نہ لکھا۔

ہاں بارہا مواعظ حسنہ وتصانیف مبارکہ میں اس امر کو بیان فرمایا کہ جب کسی مسلمان کے خالی مکان میں جاؤ تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرو۔ اس ادب کی تعلیم علامہ قاضی عیاض علیہ رحمۃ الفیاض نے شفا شریف میں دی ہے اور ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے اوس کی شرح میں فرمایا کہ یہہ کیوں؟ اس لئے کہ روح پاک حضور صاحب لولاک صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ غریباں امت کے جھونپڑے ٹکڑوں کو اپنی رونق افروزی سے برکت عطا فرمائی ہے۔ سوال میں شفا شریف اور اوسکی شرح دونوں کے مضمون کے متعلق یہ پوچھا کہ شفا شریف میں پورا مضمون کہاں؟ جب شفا شریف میں پورا مضمون نہ نکلیگا اپنے نزدیک کامیابی ہوگئی۔ کہتا تو ہوں کہ وہابی کیلیے یہی مناسب تھا کہ صم بکم عمی بنا رہتا یہ تحریر میں جولانی اور ادعا رمسائل دانی کی بدولت نافہمی ونادانی کو خواہ مخواہ طشت از بام کرادیا سچ کہتا ہوں اے وہابی

کھل گیا سب یہ ترا بھید غضب تو نے کیا　　کیوں ترے منہ کا کھلا بھید غضب تجے نے کیا

ان سوالوں میں جو جو مکر وفریب کے نمونے دکھائے گئے ہیں وہ تو سب پر زبردست رجسٹری ہیں۔

اچھا اب جواب سنو اللہ عزوجل فرماتا ہے فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم
ترجمہ جب تم گھروں میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو۔ امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں امام اجل عمرو بن دینار شاگرد حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام

علی النبی ورحمة الله وبرکاتہ ترجمہ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہو السلام علی النبی ورحمة الله وبرکاتہ۔

فائدہ جلیلہ نہیں نسیم الریاض میں ہے حضرت ابو موسیٰ مدینی حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ایک شخص خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر فقر و تنگی معاش کے شاکی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا دخلت منزلک فسلم ان کان فیہ احد اولم یکن ثم سلم علی ثم اقرأ قل ھو اللہ احد مرۃ واحدۃ ترجمہ جب تو اپنے گھر میں جائو سلام کر خواہ وہاں کوئی ہو یا نہ ہو پھر مجھے سلام کر پھر سورۂ اخلاص شریف ایکبار پڑھ۔ اون صاحب نے ایسا ہی کیا اللہ عزوجل نے اون کو بہت وسیع رزق دیا کہ اوس کی خوبیاں اون پر بہ نکلیں۔ بالجملہ ان دو حدیثوں میں ارشاد ہوا کہ جو کوئی مسلمان اپنے گھر میں جائے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام کرے ملا علی قاری شارح شفا اس کی دلیل یوں بیان فرماتے ہیں ای لان روحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام یعنی یہ اس لئے کہ روح اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان کے ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔

اور وہابی دیوبندی مسلمان نہیں تو اس نعمت سے محروم ہے اسی لئے منکر ہے۔

کذلک العذاب و لعذاب الاخرۃ اکبر

قولہ مسائل بالا کیا ضروریات دین سے ہیں

اقول باسمہ تعالیٰ۔ جناب مولوی محمد علی صاحب۔ مسائل بالا کیا ہیں؟ یہ تو آپکو بھی معلوم ہو گیا۔ ضروریات دین کسے کہتے ہیں؟ یہہ بھی بتا دیا۔ اس سوال میں کتنی بدحواسی ہے؟ اس کو بھی سمجھا دیا۔ ہر سوال میں کسقدر مکر و فریب ہے؟ یہہ بھی

دکھا دیا- یہ سوالات کسکی دماغ سوزی کا نتیجہ ہیں؟ یہ بھی جتا دیا- یہ سوالات تو بہت پر رجسٹری ہیں- یہ بھی معلوم کرا دیا- سائل جاہل محض ہے اس کے متعلق بہی عرض کر دیا

اب استدعا کیا ہے کہ آپ اگر جواب لکھنے پر مجبور کئے جائیں اور ضلالت کی لاج رکھنی منظور ہو تو وہابیت کی دکھتی رگ پر جو نشتر رکھا گیا ہے اوس کو فراموش کر کے کسی معمولی بات کو لے اوڑنا آپ کی شان کے خلاف ہے نیز قلم ادھٹے تو پہلے ان سوالات کے جواب تحریر ہوں-

(۱) عبارت صراط مستقیم دربارۂ تصور رسول کفریہ بول ہے یا نہیں اور کیوں؟

(۲) اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے منزہ سمجھنا عقیدہ اہلسنت وجماعت ہے یا بدعت حقیقیہ ہے جو اسکو بدعت حقیقیہ کہے وہ اہلسنت سے ہے یا نہیں اور کیوں

(۳) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اعلم الخلائق آپ مانتے ہیں یا نہیں اور یہ کس درجہ کا عقیدہ ہے اور علوم لازمہ نبوت ہر نبی کو حاصل تھے یا نہیں؟

(۴) علوم لازمہ نبوت کیا کیا ہیں؟ اون سے زائد کسی نبی کو علم تھا یا نہیں؟

(۵) کیا کوئی آیت یا حدیث متواتر یقینی الافادہ آپکے پاس ہے جس سے ثابت ہو کہ بعد نزول تمامی قرآن پاک کے حضور کو ماکان ومایکون سے فلاں کا علم نہ تھا اور یہ تو بتائیے

(۶) کیا اصحاب حال کے شطحیات یا ارباب کمال کے خاص مصطلحات سخنان عالی نظائر تشابہات دستاویز جواز کفریات ہیں کہ جو شخص جو کچھ چاہے بکدے اور بزرگوں کے سر ہرے کہ وہ بہی تو کلمات عالیہ اسطرح لکھتے ہیں؟

(۷) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یہ ضروریات دین سے ہے تو کیا لفظ خاتم النبیین ضروریات دین سے ہے یا اس کے کوئی معنی اور

وہ معنی کیا ہیں؟

(۸) خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیا کو خیال عوام بتانے والا اور حضور کو جائز العدیل کہنے والا جیساکہ آپکے قاسم نانوتوی کافر ہے یا نہیں؟ اور کیوں؟

(۹) عبارات براہین قاطعہ حفظ الایمان درباره علم نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم میں تیرہ ہیں دربار رسالت کے مجرم ہیں گنگوہی۔ انبیٹھوی۔ تھانوی کافر ہوئے یا نہیں؟ اور کیوں؟

(۱۰) زید کہے کہ مولوی محمد علی صاحب کو عالم کہنا اگر بقول مغنی نامے صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علم (کہ سوا خدا کے کسیکو حاصل نہیں) اگر بعض علوم مراد ہیں تو اسمیں مولوی محمد علی صاحب کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ کیونکہ ہر ایک کو کچھ نہ کچھ علم دیا گیا ہے یا کہے کہ شیطان کا علم تو نص سے ثابت ہے مولوی محمد علی صاحب کے علم کے لئے کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے تو اس میں آپکی توہین زید نے کی ہے یا نہیں؟ اور اسمیں اور عبارات براہین قاطعہ و حفظ الایمان میں کیا فرق ہے؟ اور یہ بھی ضرور فرمایئے کہ کیا ثبوت جمیع عقائد کے لئے نص قطعی ہی چاہیئے؟ اگر حدیث مشہور یا احادسے کوئی امر ثابت ہو اور خلاف نصوص قطعیہ نہ ہو تو اوس کو رد کر دینا چاہیئے؟ تلک عشرۃ کاملہ کہیئے تو پوچھوں کہ بیعت و خلافت کے کیا کیا شرائط ہیں۔ مگر پہلے عقائد طے ہو جائیں۔

اس تحریر وہابیہ میں عجیب تماشہ یہ ہے کہ چھ نفر کے دستخط ہیں مگر قلم و تحریر ایک ہی ہاتھ کے کرشمے ہیں۔ شاید اسی لئے سائلین کو سائل لکھا ہے۔ ان

تماشہ کی دلچسپی اوس وقت بڑھ جاتی ہے جب آپکو معلوم ہوگا کہ اس فقیر کے پاس دو تین ۳ قاصدوں کے ذریعہ ان چھوں میں سے عبدالوحید نامی نے کہلا بھیجا کہ میں اس تحریر سے بالکل ناواقف ہوں۔ یہ وہابیوں کا مکر ہے۔ بغیر مجھ سے پوچھے میرا نام خواہ نخواہ لکھدیا میرے عقائد ایسے نہیں ہیں۔ مجھے بالکل بری سمجھا جائے۔ جب سے مجھے اس تحریر کا حال معلوم ہوا سخت صدمہ ہوا بہت ممکن ہے کہ دارالندوہ نے شہر بھاگلپور و مفصلات میں اپنی فہرست تیار کرتے وقت جب دیکھا کہ پانچ سے زائد نہیں ملتے تو پالکی برداری کا حساب ٹھیک نہیں ہوتا تھا تو ایک کا زبردستی کی بھرتی سے کام چلایا مگر اوس نے فوراً استعفا داخل کردیا اور ابھی بہت ممکن ہے کہ اور بھی استعفے داخل ہوں۔

اس کا افسوس ہے کہ یہ تحریر وہابیہ جیلخانہ سے آئی ہے تذکرہ رشید یہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ گنگوہی جی نے اس کو خوب لبایا ہے مگر اس قدر اتباع سنت امام مستقبل کیلئے خوفناک ہے اور لطف یہ ہے کہ جواب عبدالمغنی کے گھر مانگا ہے یا تو اوس وقت تک رہائی کی اُمید ہے یا اوسی ڈیرہ کو جیلخانہ تو بہ سمجھ رکھا ہے واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم واحکم الحمد للہ تعالیٰ کہ یہ تحریر بنیر فقیر چند نشستوں میں آج شب جمعہ مبارکہ کو بعد مغرب ختم ہوئی اور اوسکی ابتدا چہار شنبہ کو ہوئی تھی۔ چونکہ اس تحریر نے رسالہ کی صورت اختیار کی لہذا اس کا نام اتمام حجت بر چند منکر نبوت ۱۳۱۹ھ رکھا گیا والحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علی من ارسلہ بشیرا و نذیرا و علی آلہ و صحبہ اجمعین

برحمتک یا ارحم الراحمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

العلی العظیم فقط

کتبہ عبدہ العاصی

فقیر ربہ واسیر ذنبہ ابو المحامد سید محمد الاشرفی الجیلانی

خادم الحدیث الشریف فی الجامعۃ الاشرفیہ الکائنۃ

بحضرۃ کچھوچھہ المقدسہ (ضلع فیض آباد)

جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۳۰ ہجری

شب جمعہ مبارکہ

(بمقام فتحپور ضلع بھاگلپور)

مبسملا وحامدا ومصلیا

ملایان دیوبند کی واہیاتی اور انکی ابن ورد سہسوانی

سنہ ۱۳۳۸ ہجری

ابھی رسالہ مبارکہ اتمام حجت زیر طبع تھا کہ بعض احباب نے دیوبندیوں کی آخری چمکتی نو ورقی رکیک اور طائفہ تالفہ کی تہذیب اور مصنف کی شرافت کا نمونہ پیش نظر کیا اور ادعار سیادت کا نقشہ کھینچا ملاحظہ ہوا اس تحریر جہالت تخمیر سفاہت کی تصویر کا نام رکھا "جناب مجدد بریلوی کے وہابیت کی دستاویز"، مصنف کسی مجہول سید محمد نامی سہسوانی کو بتایا۔ مطبع قاسمی دیوبند میں مولوی حبیب الرحمن نے چھپوایا۔ حضرت الوہیت و دربار رسالت کی چڑھی ہوئی ستی حضرات علماء کرام کی گستاخیوں میں کام لائی گئی۔ اعلیحضرت امام اہلسنت دامت برکاتہم کو کافر۔ مرتد۔ ملعون۔ دجال وغیرہ لکھا حضرت مولانا عبد السلام صاحب جبلپوری کو سگ اور مولانا عبد الباقی صاحب کو بلیہ وغیرہ گالی گلوج سے یاد کر کے دیوبندی شرافت کا ثبوت دیا اور آستانہ اشرفیہ جیلانیہ میں منہ کالا کر کے کچھ نہ ملا تو بغدادی لباس پر تبرا بازی کی اور حضرت محدث کچھوچھوی کو رسالہ مبارکہ "نوک تیر بر جگر بے پیر"

کی ماراور بے پناہ مار سے توبہ توبہ کی۔ جناب مولانا عبدالحمید صاحب و مفتی فضل احمد صاحب لدھیانوی حاجی محمد لعل خانصاحب تبلیغی مولانا ریاست علی خانصاحب مولانا ظفر الدین صاحب مولانا مفتی دیدار علی صاحب غیظ المرتدین مولانا نعیم الدین صاحب حضرت مولانا عبید اللہ صاحب علمائے اہلسنت و جماعت کو دربار میں بازاری فحش گالیاں استعمال کیں اور پھر بھی سیادت کا دعویٰ اور شرافت اور ابن شیر خدا ہونیکا ادعا کیا ارشاد مالک و مولیٰ رب تبارک و تعالیٰ نہیں سُنا انہ لیس من اھلک دیکھا کہ رنگ زمانہ دیکھکر سیادت کا ادعا کیا اوس کو بھی مالک و مولیٰ نے رد فرما دیا۔ خیر ہمکو ان دشنام بازیوں کی شکایت نہیں کہ

فان ابی ووالدہ وعرضی لعرض محمد منکم وقاء

ہمارے آبا و اجداد اور میری عزت سپر ہے تمہارے مقابل عزت و جلالت حضور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیلیے

اگر دیوبندی وعدہ کرلیں کہ دربار الوہیت و حضرت رسالت میں گستاخی اب نہ کریں گے تو بلا شبہہ اجازت ہو کہ رات دن ہمیں جو چاہیں کہیں کہ ہماری عزت قربان ہو جوتیوں پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔ یہ ہمیں خوب معلوم ہو کہ سہسوانی جی غریب یتیم العقل بیچارہ علم و فہم سے نادار ہیں یہ کہاں حوصلہ کہ چار سطر بھی لکھنے کی جرأت ہو ہاں یہ ممکن ہے کہ یہ تو سر پر ہو دل اور سر پر آرائے فحش کلامی ملایان دیوبند ہوں۔ امکان کیا یہ واقعہ ہو کہ در بھنگی کی شرافت جو دیدار ستارہ بنکر الکوکب کے نام سے نامزد ہوئی اور سیف النقی جیسی ناپاک گندی تصنیف دیوبند سے شائع ہوئی تو ان دونوں کی کارگذاریوں نے مجہول سہسوانی کو پیدا کیا اور اس تحریر خبیث کو تیار کرایا پھر امرتسری غیر مقلد امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بدگو خدا و رسول جل و علی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار کا گستاخ دادی کیساتھ جواز نکاح کا فتویٰ دینے والا جب اس کارگذاری میں شریک ہوا تو سہسوانی جی کی شرافت اور جھک اوٹھی یہ لوگ باعث ہوئے اور سہسوانی مجسمہ ارتداد کرنڈی بلکہ مغز اور سر یعنی نتیجہ ہوئے۔

سہسوانی جی۔ گالیوں کے جواب کی ہم سے امید نہ رکھنا کہ ہمارے نزدیک یہ کمینہ پن ہے نیز تم معذور ہو کہ یہ سارے شوشے در بھنگی اور تھانوی کے ہیں۔ لیکن سہسوانی کو کمیت بناکر خود سواری پر چڑھ آئے ہیں مگر گمراہی کا راہوا ایسی بھبکلے کہ آخر ٹھکرا کر گرہی گئے اور ایسے گرے کہ اوٹھنے سے اب مایوس ہو جاؤ۔ مسلمانو! اس رسالہ میں جس امر پر بہت اوچک کیا تو یہ تڑپ جھڑپ دکھایا ہو وہ صرف یہ کہ اسمٰعیل دہلوی کو اوس کے عقاید کفریہ کے سبب تم کافر کیوں نہیں کہتے؟

اس غریب نادان کو کیا خبر کہ لزوم کفر والتزام کفر میں فرق ہے اس علم سے بے بہرہ کو کیا معلوم کہ کفر فقہی اور کفر کلامی میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے اس بیچارہ جاہل نے کیا جانا کہ تعیین وتبیین کیا چیز ہے۔ جب ہجری کا یہ حال ہے تو اس کو کون سمجھائے کہ اسمٰعیل پر لزوم کفر کا الزام ہے اوس کے کفر فقہی کی تصریح ہے ہاں کفر کلامی سے کف لسان ہے فقہاء کرام جسکو کافر فرماتے ہیں اوس پر تجدید نکاح وغیرہ احکام توبہ لازم ہیں لیکن اوس کا خلود فی النار ضروری نہیں اوس کو بغیر کافر سمجھے مسلمان ہنو یہ لازم نہیں جسکی تصریح وہ حضرات خود فرماتی ہیں اور متکلمین جسکو کافر فرماتے ہیں اوسکو کافر سمجھنا اسلام کے لیۓ ضروری ہے اوس کے کفر میں توقف وشک کرنا ہی کفر ہے۔ یعنی لفظ کفر اگرچہ فقہاء ومتکلمین دونوں استعمال فرماتے ہیں لیکن اصطلاح میں ہر جگہ جداگانہ معنی رکھتا ہے۔ بیشک فقہاء کرام تکفیر میں احتیاط فرماتے ہیں اور جبتک ممکن ہوتا ہے فتویٰ کفر نہیں دیتے مگر کون کفر وہی جو تجدید نکاح وغیرہ لازم کرتا ہے اور لاریب کہ متکلمین اسلام تکفیر میں احتیاط برتتے ہیں لیکن کون کفر جو نا قابل تردد وشک ہے لیکن عرف عام میں چونکہ کافر کے معنی اصطلاح متکلمین کی بنا پر شائع وذائع ہے لہذا کلمات خبیثہ دہلوی نقل فرما کر تصریحات فقہیہ کی رو سے اوس کے کفر پر روشنی ڈالتے ہوئے تجدید نکاح وغیرہ احکام فقہ لازم فرمائے ہوئے اصطلاح فقہ کو بیان فرمانے اور عوام اہل اسلام پر مسلک متکلمین ظاہر فرمانے کیلیے فرمایا کہ انکار سے کف لسانی ماخوذ ومختار مرضی ومناسب" یعنی اصطلاح فقہ کی بنا پر اسمٰعیل کافر تھا اوس پر تجدید نکاح وغیرہ لازم تھا۔ لیکن اوس کے کفر میں تردد وشک کرنا کفر نہیں۔ لہذا ہم اوس کو کافر کہنے سے زبان کو روکتے ہیں ورنہ اصطلاح فقہ سے ناواقف ہونیکے سبب موافق عرف عام کے حسب اصطلاح متکلمین لوگ اوس کے کفر میں تردد کرنے والے کو بھی کافر سمجھیں گے۔ ان مضامین عالیہ کو سہسوانی کے دماغ سے کیا مطلب ناسمجھی سے یا دانستہ دیوبندی چال دکھا نیکو دنیا کو یوں فریب دیتا ہے کہ حضرت امام اہلسنت مدظلہ اسمٰعیل کو پکا مسلمان اوس کے عقائد کفریہ کو عین ایمان سمجھتے ہیں۔ ایسی سمجھ پر خدا کی پھٹکار ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العزیز الغفار یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ فتاویٰ مبارکہ رضویہ میں عقائد خبیثہ اسمٰعیلیہ کی تفصیل اس بنا پر ہے کہ اوس کے کلمات خبیثہ سے ان عقائد کا لزوم ہوتا ہے اور یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ فقہاء ومتکلمین میں یہ اختلاف نہیں ہے۔

کہ جسکو فقہا کافر کہیں اوس کو کافر نہ سمجھنے والیکو بھی کافر کہیں اور متکلمین ایسی کو کافر نہ سمجھنے کے سبب معاذاللہ فقہا کے نزدیک کافر ہو جائیں بلکہ فقہاء کرام کی اصطلاح میں جو صریح طور پر بالتعیین التزاماً کفر بکے وہ تو اجماعاً کافر ہے جو لزوماً کفر بکجائے وہ بھی تجدید نکاح وغیرہ کرے جس سے متکلمین کو انکار نہیں ہے تو ہر کافر کلامی کافر فقہی ہے لیکن ہر کافر فقہی کافر کلامی نہیں ہے اور یہ محض اصطلاح کا فرق ہے نہ کہ کفر و اسلام کا۔

مسلمانو! ایک وہ دن تھی کہ دیوبندیوں کی چیخ پکار تھی کہ اسمٰعیل دہلوی کو علماء اہلسنت نے کافر کہدیا اور آج وہی یہہ کہتے ہیں کہ دہلوی جی کو کافر کہو لیکن ان بیہودگیوں سے اہلسنت کے دامن اعتدال و احتیاط میں دھبہ نہیں لگ سکتا لطف یہ ہے کہ کافر کلامی نانوتوی۔ انبیٹھوی۔ تھانوی کی دکھتی رگ پر نشتر رکھا گیا ہے اوس کی مرہم پٹی در کنار اوس کو ہاتھ [illegible] نہ لگایا اور یہ کہکر بھاگ نکلے کہ اگر خدا کو منظور ہے تو بتلادیں گے" یعنی تو سب کی ناک کٹ گئی دیوبندیت کی گردن اڑ گئی خون بہ رہا ہے بیچینی بہت ہے مگر خدا کرے جھوٹ ہو۔ نانوتوی کے لئے اتنا بولے کہ اوس کا کفر تین صفحوں میں ہے لہذا اسلام ہو گیا۔ کیا کہنا ہے ہر ایک کفر اور تینوں ملکر ۔ ۔ ۔ ہیں ہضم۔

مسلمانو! اس فریب کو دیکھو کہ تحذیر الناس میں تین جگہ تین کفریہ جملے ہیں جن کو نقل کر کے مسلمانوں کو دکھایا جاتا ہے اور سہسوانی قرآن کریم کے چند جگہوں سے کہیں سے مبتدا کہیں سے خبر نقل کر کے مکاری کے جل دکھاتا ہے واللہ لا یھدی کید الخائنین اللہ تعالی دغا بازوں کے مکر کو راہ نہیں دیتا۔

سہسوانی نے جو کچھ دہر گھسیٹا ہے وہ پرچہ اہلحدیث کے بھروسہ غیر مقلدوں کے بل پر اور اوس کا مستقل رد رسالہ مبارکہ یک گز و سہ فاختہ بیمناک ہے اوس کے مطالعہ سے ساری خباثت کی قلعی کھلتی ہے نیز مطالعہ رسالہ مبارکہ ہشتاد بید و بند بر مکاری دیوبند اسی مکر کے علاج میں مفید ہے اوس کو دیکھو اور مکاری دیوبند کو سمجھو ہم تو یہاں اسی غلبہ حق کو دکھانا چاہتے ہیں کہ بھلوں کیطرح عقائد کفریہ دیوبندیہ کو ثابت کرنے کے بجائے اب دیوبندیوں نے اس کے خباثت کو تسلیم کر لیا اور ایسا تسلیم کر لیا کہ براہ مکاری خود اپنے خصم کو اوس کا ملزم قرار دیتے ہیں جس کی مثال یہ ہے کہ کوئی رافضی تحفہ کا مہمل جواب لکھے اور نام رکھے " شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے رفض کی دستاویز " یا

کوئی غیر مقلد مکتوبات مجدد الف ثانی کا مخل جواب دے اور نام رکھے "مجدد الف ثانی کے غیر مقلدی کی دستاویز" وغیرہ وغیرہ

سہسوانی جی! دین و دیانت تو نصیب دشمنان کچھ تو انسانیت کی شرم آجایا کری مگر

کیوں حیا کا لگاؤ جی کو گھن   بیحیا باش ہر چہ خواہی کن

آخر میں غلبۂ حق کی ایک دوسری مثال حاضر کروں کہ حضرت امام اہلسنت دامت برکاتہم پر اولٹا الزام قائم کرتے ہوئے سہسوانی جی ص۲۲ میں لکھتے ہیں "تیجہ دسویں وغیرہ کو جہالت و بدعت بتاکر اپنی چھپی وہابیت کا سراغ دیں گے" ان خیرات وحسنات کے متعلق حضرت امام اہلسنت مدظلہ اور جمیع علماء اہلسنت کا کیا مسلک ہے اس کو دنیا جانتی ہے یہاں تو یہ قابل دید منظر ہے کہ سہسوانی جی تیجہ دسویں وغیرہ کے جہالت بدعت کہنے والیکو وہابی کہتے ہیں اور خود اسی صفحہ میں تیجہ دسویں کو رسوم کفار بتاتے ہیں۔ غرض خود اسمٰعیل سے لیکر اپنے تک کو وہابی کہتے ہیں یہ ہے اقراری توہب کا بھاری پتھر

کذلک العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر والحمد للہ العلی الاکبر والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ الابر وعلی آلہ وصحبہ خصوصاً علی ساداتنا ابی بکر وعمر وعثمان وحیدر

واللہ تعالیٰ اعلم فقط

احمد بن مولانا الحاج محمد لعل خان مدظلہ العالی

اطلاع

احباب کے اصرار سے مختصر اً رد لکھدیا گیا۔ اگر ان کی تحریر کا کامل رد دیکھنا ہو تو رسالہ مبارکہ "صدائے حق" (مصنفہ مولانا مولوی سید محمود حسن صاحب) دیکھیں

پتہ یہ ہے

جناب بابو محمد منیر شاہ صاحب۔ جبل پور۔ صدر بازار

ملک متوسطہ قیمت ۴ر

تصحیح میں بعض وجوہ سے غفلت برتی گئی ہے اس لیے اغلاط کو ناظرین معاف فرمائیں اور غلطی مطبع کا بار مصنف پر نہ رکھیں۔